Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

www.alislam.org/badr

شمارہ 30

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا
60 ڈالر امریکن 65
کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

26 شعبان 1432 ہجری قمری ۔ 28 وفا 1390 ہش ۔ 28 جولائی 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

رمضان المبارک تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔

کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں اور صوم (روزہ) تجلّیٔ قلب کرتا ہے

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

’’رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں ۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے ۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوجاتے ہیں‘‘۔ (الحکم جلد 5 نمبر 27 مورخہ 24 جولائی 1901ء صفحہ 2)

’’﴿شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ﴾ یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلّیٔ قلب کرتا ہے ۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہوجاوے۔ اور تجلّیٔ قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔

پس ﴿اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ﴾ میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں شک وشبہ کوئی نہیں ہے روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں مَیں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنّت اہل بیت ہے۔ میرے حق میں پیغمبر خدا نے فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ، سلمان یعنی اَلصُّلْحُ کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی ایک اندرونی دوسری بیرونی۔ اور یہ اپنا کام رفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے۔ اور میں مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی۔ مَیں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثناء میں مَیں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جارہے ہیں۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے۔ لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہوسکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا......۔

خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں ایک عبادات مالی دوسرے عبادات بدنی۔ عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں۔ اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالَمِ جوانی میں ہی ادا کرسکتا ہے ورنہ 60 سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہوکر بینائی میں فرق آجاتا ہے۔ یہ ٹھیک کہا کہ ’پیری و صد عیب‘۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کرلیتا ہے اسی کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے۔ اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اُسے بڑھاپے میں بھی صد ہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ موئے سفید از اجل آرد پیام۔

انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے۔ ﴿وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ﴾ یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے‘‘۔

(البدر جلد 1 نمبر 7 مورخہ 12 دسمبر 1902ء صفحہ 52۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۲ صفحہ ۲۶۵)

’’روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جسقدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۲ ایڈیشن ۲۰۰۳ء)

’’میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہوجاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔‘‘

(تفسیر مسیح موعود علیہ السلام جلد ۲ صفحہ ۲۵۸)

............قارئین ہفت روزہ بدر کی خدمت میں

رمضان مبارک

اللہ کرے رمضان ہماری زندگیوں میں نئی تبدیلیاں پیدا کرنے والا اور تعلق باللہ کو بڑھانے والا ہو۔ (ادارہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

رمضان مبارک

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ

میں رمضان کے روزہ کی نیت کرتا ہوں

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

(ابوداؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار)

اے اللہ! میں نے تیری رضا کی خاطر روزہ رکھا ہے اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے میں روزہ کھول رہا ہوں۔

روزہ۔ایک تعارف

روزہ : اسلامی عبادت کا دوسرا اہم رکن ہے۔روزہ ایک الٰہی عبادت ہے جس میں نفس کی تربیت واصلاح اور تقویٰ کا حصول مدنظر ہوتا ہے۔صوم (روزہ) کے لغوی معنی رُکنے اور کام نہ کرنے کے ہیں۔شرعی اصطلاح میں طلوع فجر (صبح صادق) سے غروب آفتاب تک روزہ رکھنے کی نیت سے تین چیزوں سے رُکے رہنے کا نام روزہ ہے(۱) کھانا (۲) پینا (۳) خواہش نفس یعنی جماع۔

قسمیں : روزہ کی آٹھ قسموں کا ذکر قرآن واحادیث میں موجود ہے۔(۱) فرض معین (۲) فرض غیر معین (۳) واجب معین (۴) واجب غیر معین (۵) سنت (۶) مستحب (۷) مکروہ (۸) حرام۔

فرض معین: سال بھر میں رمضان المبارک کے پورے ایک مہینے کے روزے فرض معین ہیں۔ان کا رکھنا ہر ایک عاقل بالغ تندرست مقیم مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔

واجب معین: کسی خاص دِن یا تاریخ میں روزہ رکھنے کی نذر وسنت مانی جائے تو وہ روزے واجب معین ہیں۔

واجب غیر معین: نذر کے وہ روزے جس میں دن تاریخ مقرر نہیں ہوں اسی طرح کفارہ کے روزے غیر واجب غیر معین ہیں۔

سنت: روزہ کوئی بھی سنت مؤکدہ تو نہیں ہے لیکن جن روزوں کا رکھنا آنحضور ﷺ سے ثابت ہے یا جن روزوں کے رکھنے کی حضور ﷺ نے خصوصی ترغیب دی ہے انہیں سنت کہا جاتا ہے۔مثلاً کی نویں اور دسویں کے روزے۔

مستحب : فرض واجب اور سنت کے روزوں کے بعد تمام روزے مستحب ہیں لیکن بعض روزوں کی فضیلت زیادہ ہے۔جیسے شوال کے چھ روزے شعبان کی پندرویں تاریخ کا ایک روزہ جمعہ کے دن کا روزہ۔

مکروہ : صرف ہفتہ کے دن کو خاص کر کے روزہ رکھنا۔پارسیوں کی طرح نیروز ومہرگان کے دن روزہ رکھنا،عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی نفلی روزہ رکھنا۔

حرام روزے: سال بھر میں پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے(۱) عیدالفطر (۲) عیدالاضحیٰ اور ایام تشریق یعنی ۱۱۔۱۲۔اور ۱۳ ذوالحجہ کو روزہ رکھنا حرام ہے۔

رمضان المبارک کے روزے:

ماہ رمضان کو خدا تعالیٰ نے ایک اہم اور بابرکت مہینہ قرار دیا ہے۔ہر مسلمان عاقل،بالغ،مرد وعورت پر رمضان کے روزے فرض ہیں۔نابالغ بچوں پر اگرچہ روزے فرض نہیں ہیں لیکن عادت ڈلوانے کیلئے چند روزے رکھوانا بہتر ہے۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت:

کچھ باتیں ایسی ہیں جن کے ہوتے ہوئے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔مثلاً (۱) سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھے (۲) مریض یعنی ایسا کوئی مرض ہو جس سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا روزہ رکھنے کی وجہ سے بیماری کے بڑھ جانے کا خدشہ ہو۔(۳) بہت بوڑھا ہو جانا۔یعنی پیر فرتوت (۴) عورت کا حاملہ ہونا (۵) دودھ پلانے والی عورت یعنی مرضعہ (۶) حیض ونفاس والی عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں وہ پاک ہونے کے بعد ہی روزہ رکھے۔

نیت : روزہ بغیر نیت کے نہیں ہوسکتا۔اتفاقی طور پر کوئی بنا نیت کے سارا دن اگر بھوکا پیاسا رہے تو وہ روزہ نہ ہوگا بلکہ فاقہ کشی ہوگی۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَمْ یَجْمَعْ الصَّوْمَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ (ترمذی کتاب الصوم باب لا صیام لمن لم یعزہ من الیل) یعنی جو صبح سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں۔روزہ کا ارادہ کرنا نیت ہے۔زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں ہے۔نیت دراصل دل کے اس ارادہ کا نام ہے کہ وہ کس لئے کھانا پینا چھوڑ رہا ہے۔لیکن بہتر ہے کہ الفاظ نیت نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدالَکَ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ یا کوئی دوسرے الفاظ کہدے۔

نیت کا وقت:

رمضان المبارک کے فرض روزے سنت اور نفل روزوں کی نیت رات سے ہونی بہتر ہے۔نفل روزہ میں دن کے وقت دوپہر سے پہلے (بشرطیکہ نیت کرنے کے وقت تک کچھ کھایا پیا نہ ہو) روزہ کی نیت کر سکتے ہیں۔

روزے کے مستحبات:

یعنی وہ کام جن سے روزے کا ثواب بڑھ جاتا ہے ان کی تعداد ۶ ہے۔(۱) سحری کھانا (۲) رات سے نیت کرنا (۳) سحری اخیر وقت میں کھانا (۴) افطاری میں جلدی کرنا بشرطیکہ آفتاب غروب ہونے کا یقین ہو جائے (۵) جھوٹ،غیبت گالی گلوچ وغیرہ سے بچنا (۶) چھوہارے یا کھجور سے یہ نہ ہو تو پھر پانی سے افطار کرنا۔

روزہ توڑنے والی باتیں:

(۱) جان بوجھ کر کھانا کھانے (۲) پانی پینے (۳) جماع یعنی جنسی تعلق قائم کرنے (۴) انیما کرانے (۵) ٹیکہ لگوانے (۵) جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

وہ باتیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

(۱) بھول کر کچھ کھا پی لینا (۲) بلا اختیار حلق میں یا پیٹ میں دھواں،گرد وغبار،مکھی،مچھر،کلی کرتے وقت چند قطرے پانی چلا جائے (۳) کان میں پانی جانے یا دوا ڈالنے (۴) تھوک نگلنے (۵) بلا اختیار قے آنے (۵) آنکھ میں دوا ڈلوانے (۶) دانت سے خون جاری ہونے (۷) مسواک یا بُرش کرنے (۸) خوشبو سونگھنے (۹) سر یا داڑھی میں تیل/مہندی لگانے (۱۰) بچے یا بیوی کا بوسہ لینے (۱۱) دن کے وقت سوتے میں احتلام ہونے (۱۲) سحری کے وقت غسل جنابت نہ کر سکنے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

قضا کا مطلب:

قضا کا مطلب یہ ہے کہ جتنے روزے نہیں رکھے یا رکھ کر توڑ دیئے گئے تو قضا واجب ہوتی ہے۔اُتنے ہی روزے گن کر رکھے جائیں۔مثلاً کسی کے چار روزے رمضان کے چھوٹ گئے ہیں تو رمضان کے بعد وہ چار روزے قضا کی نیت سے رکھ لے چاہے لگاتار رکھے یا چاہے ایک دو کر کے۔

کفارہ کا مطلب:

کفارہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر رمضان کے مہینے میں کوئی روزہ جان بوجھ کر توڑ دیا ہے تو ایک روزے کے بدلہ میں دو مہینے لگاتار روزے رکھے۔اگر روزے نہیں رکھ سکتا تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔

فدیہ:

اگر بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا اور نہ آئندہ طاقت آنے کی اُمید ہے تو ہر روزے کے بدلہ میں پونے دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت دے دے۔یہ ایک فوت شدہ روزہ کا فدیہ ہوگا۔جو دو وقت کھانے کے لئے کفایت کرے گا۔

روزہ کے 20 فوائد:

۱۔تقویٰ جیسی نعمت عظمیٰ حاصل ہوتی ہے۔ ۲۔اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ ۳۔امراض روحانی وکئی جسمانی امراض دور ہوتے ہیں۔ ۴۔مشقت برداشت کرنے کی عادت پڑتی ہے۔ ۵۔عفت و پاک دامنی حاصل ہوتی ہے۔ ۶۔اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ۷۔تہجد ادا کرنے کی پہلے سے بڑھ کر توفیق ملتی ہے۔ ۸۔نوافل پڑھنے کی توفیق ملتی ہے۔ ۹۔علوم قرآنی کا انکشاف ہوتا ہے۔ ۱۰۔ترک اکل وشرب سے ملائکہ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے۔ ۱۱۔عقل انسانی کو نفس امارہ پر تسلط وغلبہ تامہ ہوتا ہے۔ ۱۲۔قوت ارادی بڑھتی ہے۔ ۱۳۔تہجد ونوافل پر مداومت حاصل ہوتی ہے ۱۴۔صبح سویرے اٹھنے سے طبیعت میں بشاشت پیدا ہوتی ہے۔ ۱۵۔کھانا کھانے کے اوقات میں باقاعدگی سے صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ ۱۶۔غربا کی تکلیف کا احساس پیدا ہو کر ان سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ ۱۷۔ترک لغویات کی توفیق ملتی ہے۔ ۱۸۔قبولیت دعا کے نظاروں سے زندہ ایمان حاصل ہوتا ہے۔ ۱۹۔تعمیل ارشاد الٰہی سے سرور وانبساط پیدا ہوتا ہے۔ ۲۰۔جنت کا قرب اور اس میں نمایاں اور خاص مقام حاصل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کے ان بابرکت روزوں سے کما حقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین) (شیخ مجاہد احمد شاستری)

خطبہ جمعہ

مسلمان حقیقی خلافت سے اس وقت محروم کئے گئے جب وہ اطاعت سے باہر ہوئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح و مہدی بھی ہیں، نبی بھی ہیں اور خاتم الخلفاء بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال کے بعد مومنین کے ساتھ اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے اس خلیفہ کو بھیجا جو اُمّتی ہونے کی وجہ سے نبوت کا اعزاز پا کر پھر خلافت جاری کرنے کا ذریعہ بن گیا۔

خلیفۂ وقت اور خلافت سے منسلک ہونے والوں کا یہ کام ہے اور اُن کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف خالص ہو کر توجہ دینے والے بنیں۔ نمازوں کا قیام اور توحیدِ خالص کا قیام اور اس کے لئے کوشش اُن کو خلافت کے انعام سے فیضیاب کرتی رہے گی۔

آیت استخلاف کی نہایت پُرمعارف تشریح و تفسیر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالہ سے خلافت کی اہمیت، عظمت اور برکات کا نہایت ہی جامع اور پُر اثر تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27 مئی 2011ء بمطابق 29 رشہادت 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ قُل لَّا تُقْسِمُوا طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۔ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۔ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۔ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۔

(سورۃ النور آیات 54 تا 57)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے:

اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔ تو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ دستور کے مطابق اطاعت کرو۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

کہہ دے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو اُس پر صرف اتنی ہی ذمہ داری ہے جو اُس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی تم پر ڈالی گئی ہے۔ اور اگر تم اُس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔ اور رسول پر کھول کھول کر پیغام پہنچانے کے سوا کچھ ذمہ داری نہیں۔

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

یہ آیات جو میں نے پڑھی ہیں، ان میں سے ایک آیت جیسا کہ ہم جانتے ہیں اور ترجمہ بھی آپ نے سُنا، آیتِ استخلاف کہلاتی ہے۔ یعنی وہ آیت جس میں مومنین سے خدا تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مختلف کتب میں اس آیت کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ اور تفصیل بیان فرماتے ہوئے مختلف طریق پر اُس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ لیکن اپنی ایک مختصر سی کتاب یا رسالہ ''الوصیت'' میں اس حوالے سے اپنے بعد جماعت احمدیہ میں نظامِ خلافت جاری ہونے کی خوشخبری عطا فرمائی۔ یہ رسالہ آپ نے دسمبر 1905ء میں تصنیف فرمایا جس میں تقویٰ، توحید، اپنے مقام، خلافت اور قربِ الٰہی کے حصول کے لئے جماعت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے، مالی قربانی کے جاری رکھنے کے لئے وصیت کا عظیم الٰہی منصوبہ بھی پیش فرمایا جو درحقیقت حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا ایک ایسا نظام ہے جس کے سامنے تمام معاشی نظام بے حقیقت ہیں کیونکہ وہ تقویٰ سے عاری اور صرف چند لوگوں یا چند ظاہری پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں۔ بہرحال اس کی تفصیلات اور جزئیات تو بہت سی ہیں لیکن میں آپ علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں، جو آپ نے اس رسالہ میں بیان فرمائے تھے، کچھ اقتباسات آپ کے سامنے رکھوں گا۔

وصیت کا نظام تو جیسا کہ میں نے کہا کہ 1905ء میں جب یہ کتاب لکھی گئی تھی، اُس وقت سے جاری ہو گیا تھا۔ لیکن آیتِ استخلاف کے حوالے سے جو بات آپ علیہ السلام نے اس کتاب میں بیان فرمائی ہے یعنی خلافتِ احمدیہ۔ وہ اس رسالے کے لکھے جانے کے تین سال بعد آج سے ایک سو تین سال پہلے آپ علیہ السلام کے وصال کے بعد آج کے روز 27 رمئی 1908ء کو جاری ہوئی۔ اور یہ نظامِ خلافت وہ نظام ہے جو چودہ سو سال کی محرومی کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ آپ کے سامنے رکھوں یا اقتباسات پیش کروں، اِن آیات کی مختصر وضاحت پیش کروں گا تا کہ نظامِ خلافت سے متعلقہ قرآنی احکام بھی سامنے رہیں۔

اِن آیات میں اللہ اور رسول کو ماننے والوں کے لئے اور خلفاء کی بیعت کرنے والوں کے لئے بھی ایک مکمل لائحہ عمل سامنے رکھ دیا ہے۔ اور پہلی بات اور بنیادی بات یہ بیان فرمائی کہ اطاعت کیا چیز ہے اور اس کا حقیقی معیار کیا ہے؟ اطاعت کا معیار یہ نہیں ہے کہ صرف قسمیں کھا لو کہ جب موقع آئے گا تو ہم دشمن کے خلاف ہر طرح لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ صرف قسمیں کام نہیں آتیں۔ جب تک ہر معاملے میں کامل اطاعت نہیں دکھاؤ گے حقیقت میں کوئی فائدہ نہیں۔ کامل اطاعت دکھاؤ گے تو تبھی سمجھا جائے گا کہ یہ دعوے کہ ہم ہر طرح سے مر مٹنے

کے لئے تیار ہیں حقیقی دعوے ہیں۔ اگر اُن احکامات کی پابندی نہیں اور اُن احکامات پر عمل کرنے کی کوشش نہیں جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نے دیئے ہیں تو بسا اوقات بڑے بڑے دعوے بھی غلط ثابت ہوتے ہیں۔ پس اصل چیز اس پہلو سے کامل اطاعت کا عملی اظہار ہے۔ اگر یہ عملی اظہار نہیں اور بظاہر چھوٹے چھوٹے معاملات جو ہیں اُن میں بھی عملی اظہار نہیں تو پھر دعوے فضول ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ کہہ کر یہ واضح فرما دیا کہ انسانوں کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جو ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے، ہر مخفی اور ظاہر عمل اُس کے سامنے ہے، اس لئے اُس کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ پس ہمیشہ یہ سامنے رہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ اور ایک حقیقی مومن کو اس بات کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ اور جب ایک انسان کو اس بات پہ یقین قائم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے تو پھر صرف قسمیں ہی نہیں رہتیں بلکہ دستور کے مطابق اطاعت کا اظہار ہوتا ہے۔ ہر معروف فیصلے کی کامل اطاعت کے ساتھ تعمیل ہوتی ہے۔ اللہ اور رسول کی اطاعت بجالانے کے لئے انسان حریص رہتا ہے۔ اُس کے لئے کوشش کرتا ہے۔ أَطِيْعُوا اللّٰه وأَطِيْعُوا الرّسُول کے ساتھ وَاُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ بھی یعنی امیر اور نظامِ جماعت کی اطاعت بھی ضروری ہو جاتی ہے۔ خلیفہ وقت کی اطاعت بھی ضروری ہو جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جو یہ کامل اطاعت نہیں دکھاتے اور اپنی مرضی کرتے ہیں، فرماتا ہے کہ تمہارے ان احکامات پر عمل نہ کرنے اور پھر جانے کا گناہ جو ہے، یہ بار جو ہے یہ تم پر ہے اور تمہی اس کے بارے میں پوچھے جاؤ گے۔ رسول سے اس کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا جائے گا۔ اللہ کے رسول پر اس کی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ جو احکامِ شریعت تھے وہ اللہ کے رسول نے پہنچا دیئے اور پھر رسول کی اتباع میں خلیفۂ وقت نے اللہ اور رسول کے احکام پہنچا دیئے۔ پس نصیحت کرنے والے، شریعت کے احکام دینے والوں نے تو اپنا کام کر دیا۔ اُن پر عمل نہ کر کے عمل نہ کرنے والے جوابدہ ہیں۔ یہاں جو مَیں رسول کے ساتھ خلیفہ کی بات بھی جوڑ رہا ہوں تو ایک تو مَیں نے بتایا ہے قرآنِ کریم میں اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ آتا ہے۔ دوسرے خلافتِ راشدہ جو ہے وہ رسول کے کام کو ہی آگے بڑھانے کے لئے آتی ہے اور یہی نبوت کا تسلسل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نصیحت فرماتے ہوئے فرمایا کہ میری سنت پر چلنا اور پھر خلفاء راشدین کے طریق پر چلنا۔ یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ خلفاء راشدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور سنت اور شریعت کو لے کر ہی آگے بڑھنے والے ہیں۔ یہ جو حدیث ہے یہ پوری اس طرح ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو سُلَمیؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا پُر اثر وعظ کیا کہ جس کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بَہ پڑے، دل ڈر گئے۔ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! یہ تو ایسی نصیحت ہے جیسے ایک الوداع کہنے والا وصیت کرتا ہے۔ ہمیں کوئی ایسی ہدایت فرمایئے کہ ہم صراطِ مستقیم پر قائم رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں روشن اور چمکدار راستے پر چھوڑے جا رہا ہوں۔ اس کی رات بھی اُس کے دن کی طرح ہے۔ سوائے بدبخت کے اس سے کوئی بھٹک نہیں سکتا۔ یعنی یہ بڑے واضح راستے ہیں۔ اور تم میں سے جو شخص رہا وہ بڑا اختلاف دیکھے گا۔ (ساتھ انذار بھی کر دیا کہ باوجود اِن واضح راستوں کے اختلافات پیدا ہو جائیں گے۔) ایسے حالات میں تمہیں میری جانی پہچانی سنت پر چلنا چاہئے اور خلفاءِ راشدین مہدیّین کی سنت پر چلنا چاہئے۔ تم اطاعت کو اپنا شعار بناؤ خواہ حبشی غلام ہی تمہارا امیر مقرر کر دیا جائے۔ اس دین کو تم مضبوطی سے پکڑو۔ مومن کی مثال نکیل والے اونٹ کی سی ہے۔ جدھر اُسے لے جاؤ وہ اُدھر چل پڑتا ہے اور اطاعت کا عادی ہوتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اطاعت ہے یہ تمہارے لئے ضروری ہے۔ وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا۔ کہ اگر تم اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور ہدایت پاتے رہو گے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے خلافت سے متعلق احکام دیئے جو آیتِ استخلاف میں درج ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوا مِنکُمْ وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ۔ کہ اللہ تعالیٰ کا اُن لوگوں کے ساتھ یہ وعدہ ہے جو ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ بجالائے۔ ایمان اور عمل صالح کا معیار جو ہے وہ پہلی آیت میں بیان فرما دیا کہ کامل اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھو، تبھی حقیقی مومن کہلاؤ گے۔ کامل اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھ کر تبھی نیک اعمال بجالانے کی طرف بڑھنے والے ہو گے۔ اور جب یہ معیار حاصل ہو جائے گا تو پھر خلافت کی نعمت سے فیض پاؤ گے ورنہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ضرور مسلمانوں میں خلافت جاری رہے گی بلکہ وعدہ فرمایا ہے جو بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے اور اُن میں سے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ کامل اطاعت ہو۔ پہلی خلافتِ راشدہ کا تسلسل تبھی ٹوٹا تھا کہ مسلمان اطاعت سے باہر ہوئے۔ مسلمان حقیقی خلافت سے اُس وقت محروم کئے گئے جب وہ اطاعت سے باہر ہوئے۔ اطاعت سے باہر نکل کر بعض گروہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم اپنی بیعت کو بعض شرائط کے ساتھ مشروط کرتے ہیں جن میں ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت عثمان کی شہادت کا بدلہ لینا تھا یا بعض فتنہ پردازوں کی باتوں میں آ کر اطاعت سے باہر نکلنے والے بنے۔ باوجود اس کے کہ اُس وقت صحابہ بھی موجود تھے لیکن جب کامل اطاعت سے باہر نکلے تو خلافت سے محروم کر دیئے گئے۔ اور کیونکہ خلیفہ بنانے کا فیصلہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے تو پھر اختلافات کے بعد، اطاعت سے نکلنے کے بعد خلیفہ بننے یا بنانے کی ان کی سب کوششیں ناکام ہو گئیں۔ اور خلافت نے ملوکیت کی شکل اختیار کر لی۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ جس طرح نظامِ خلافت پہلے اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا تھا اس طرح جاری کرے گا، تو اللہ تعالیٰ نے پہلا نظامِ خلافت نبوت کی صورت میں جاری فرمایا تھا۔ اور پہلی قوموں میں نبی خود خدا تعالیٰ بھیجتا تھا۔ اب کیونکہ شریعت کامل ہو گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا قیامت شرعی نبی ہیں اس لئے خلافتِ راشدہ کا اجراء فرما دیا جس کا ظاہری طور پر چناؤ کا طریق تو بیشک لوگوں کے ہاتھ میں رکھا لیکن اپنی فعلی شہادت اور تائیدات سے اللہ تعالیٰ نے اس خلافت کو اپنی پسند کی طرف منسوب فرمایا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے کیونکہ آخری غلبہ اور کامل شریعت اسلام کے ذریعے سے ہی قائم فرمانی تھی اس لئے یہ پیشگوئی بھی فرما دی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ایک نبی مبعوث ہوگا جس کی تفصیل وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعة: 4)۔ میں بیان فرما دی اور جس کی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر فرما دی کہ میرے اور مسیح کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح و مہدی بھی ہیں، نبی بھی ہیں اور خاتم الخلفاء بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال کے بعد مومنین کے ساتھ اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے پھر اس خلیفہ کو بھیجا جو اُمتی ہونے کی وجہ سے نبوت کا اعزاز پا کر پھر خلافت جاری کرنے کا ذریعہ بن گیا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک دینِ اسلام تو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے لیکن خوف کو امن کی حالت میں بدلنے کے لئے کامل اطاعت کے ساتھ اور خلافت کے نظام کے ساتھ جُڑ کر ہی تم اس کا حقیقی فیض حاصل کر سکو گے اور یہ ضروری ہے۔ اور جو اس نظام سے جڑے رہیں گے اُن کے حق میں اس کے ذریعہ سے ہر خوف کی حالت امن میں بدلتی چلی جائے گی اور اُن خلفاء کے ذریعے سے ہی غلبہ اسلام کے دن بھی قریب آتے چلے جائیں گے۔ لیکن یہاں یہ فرما دیا کہ خلیفۂ وقت اور خلافت سے منسلک ہونے والوں کا یہ کام ہے اور اُن کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف خالص ہو کر توجہ دینے والے بنیں۔ نمازوں کا قیام اور توحیدِ خالص کا قیام اور اس کے لئے کوشش اُن کو خلافت کے انعام سے فیضیاب کرتی رہے گی۔ اُن کی دعاؤں کو خدا تعالیٰ سنے گا۔ اُن کی پریشانیوں کو دور فرمائے گا۔ اپنے انعامات سے انہیں نوازے گا۔ لیکن جو یہ سب دیکھ کر پھر بھی خلافتِ حقہ کے ساتھ منسلک نہیں ہوں گے، فرمایا وہ نافرمان ہیں۔ اُن کی نافرمانی کی سزا ملے گی۔ وہ اُن انعامات سے محروم ہوں گے جو مومنین کے ساتھ وابستہ ہیں۔

مَیں اکثر کہا کرتا ہوں اور آج آپ عامۃ المسلمین کو دیکھ لیں کہ بے چینیوں نے انہیں گھیرا ہوا ہے اور غیروں کے دباؤ میں آ کر اتنی بے حسی طاری ہو گئی ہے کہ مسلمانوں کو مروانے کے لئے مسلمان خود غیروں کی مدد حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُمت کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر اس تسلسل میں جو آخری آیت مَیں نے پڑھی ہے، اُس میں پھر تین باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے کہ نماز کا قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی اور کامل اطاعت تا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرماتے ہوئے اپنے انعام جاری رکھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ جو اپنے انعام کا سلسلہ جاری فرمایا ہے، اس سے فیض پانے کے لئے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو یاد رکھنا چاہئے کہ اُس کا وعدہ کامل اطاعت کرنے والوں کے ساتھ ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ کیونکہ کامل اطاعت کرنے والا وہی ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے اور اُس کی عبادت کرنے والا ہو۔ اور عبادت کرنے کے لئے بہترین ذریعہ جو ہمیں بتایا گیا وہ نمازوں کا قیام ہے۔ پس الٰہی جماعت کا حقیقی حصہ وہی بن سکتا ہے جو نمازوں کے قیام کی بھرپور کوشش کرتا ہو۔

نمازوں کے قیام کی ایک بڑی اعلیٰ تشریح اور وضاحت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح فرمائی ہے کہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جمعہ ہے جس میں امام خطبہ پڑھتا ہے اور نصائح کرتا ہے۔ اور خلیفہ وقت دنیا کے حالات دیکھتے ہوئے دنیا کی مختلف قوموں کی وقتاً فوقتاً اُٹھتی ہوئی اور پیدا ہوتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر نصائح کرتا ہے جس سے قومی وحدت اور یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔ سب کا قبلہ ایک طرف رکھتا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی اصل تصویر ہمارے سامنے ہے۔ اور جماعت احمدیہ میں یہ تصویر ہمیں نظر آتی ہے۔ جبکہ خلیفہ وقت کا خطبہ بیک وقت دنیا کے تمام کونوں میں سُنا جا رہا ہوتا ہے۔ اور مختلف مزاج اور ضروریات کے مطابق بات ہوتی ہے۔ میں جب خطبہ دیتا ہوں، جب نوٹس لیتا ہوں تو اُس وقت صرف آپ جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، وہی مدّ نظر نہیں ہوتے۔ بلکہ کوشش یہ ہوتی ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک کی جو مجھے رپورٹس آتی ہیں اُن کو سامنے رکھتے ہوئے کبھی زیادہ زور یورپ کے حالات کے مطابق خطبہ میں ہو۔ کبھی ایشیا کے کسی ملک کے حالات کے مطابق ہو یا عمومی طور پر اُن کے حالات کے مطابق ہو۔ کبھی افریقہ کے مطابق ہو۔ کبھی جزائر کے مطابق ہو۔ لیکن اسلام چونکہ ایک بین الاقوامی مذہب ہے اس لئے ہر بات جو بیان ہو رہی ہوتی ہے وہ ہر ملک اور ہر طبقے کے احمدیوں کے لئے نصیحت کا رنگ رکھتی ہے۔ چاہے کسی کو بھی مدّ نظر رکھ کر بات کی جا رہی ہو کچھ نہ کچھ پہلو اُن کے اپنے بھی اُس میں موجود ہوتے ہیں۔ مجھے خطبے کے بعد دنیا کے مختلف ممالک سے خط بھی آتے ہیں، روس کی ریاستوں کے مقامی باشندوں کی طرف سے بھی آتے ہیں، افریقہ کے مقامی باشندوں کی طرف سے بھی آتے ہیں اور دوسرے ممالک کے مقامی باشندوں کی طرف سے بھی آتے ہیں اور یہ اظہار ہوتا ہے کہ یوں لگتا ہے یہ خطبہ جیسے ہمارے لئے ہے۔ بہر حال اقامت صلوٰۃ کی ایک تشریح یہ بھی ہے جو خلافت کے ذریعہ سے آج دنیائے احمدیت میں جاری ہے۔

پھر زکوٰۃ کی ادائیگی ہے یا تزکیہ اموال ہے، جس میں زکوٰۃ بھی ہے اور باقی مالی قربانیاں بھی ہیں۔ یہ بھی آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں صرف جماعت احمدیہ کے ذریعے سے ہی جاری ہے اور خلیفۂ وقت کی ہدایت کے ماتحت دنیا میں چندے کے نظام کے ذریعے سے افرادِ جماعت اور جماعتوں کی ضروریات پوری ہو رہی ہوتی ہیں۔ ایک ملک میں اگر کمی ہے تو دوسرے ملک کی مدد سے اُس کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔ ایک جگہ اگر زیادہ مالی کشائش ہے تو غریب ملکوں کی تبلیغ کی، اشاعتِ لٹریچر کی، مساجد کی تعمیر کی جو ضروریات ہیں وہ اَور مختلف طریقوں سے پوری کی جاتی ہیں۔ تو یہ ایک نظام ہے جو خلیفۂ وقت کے تحت چل رہا ہوتا ہے۔ کہیں غریبوں کی ضروریات پوری ہو رہی ہوتی ہیں۔ کہیں طبی ضروریات پوری ہو رہی ہوتی ہیں۔ کہیں تعلیمی ضروریات پوری کی جا رہی ہوتی ہیں۔ کہیں تبلیغِ اسلام کی ضروریات پوری ہو رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو نظامِ وصیت اور نظامِ خلافت کو اکٹھا بیان فرمایا ہے تو اس میں ان تمام ضروریات کو پورا کرنے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اور پھر لوگ جو چندہ دیتے ہیں وہ خلافت کے نظام کی وجہ سے اس اعتماد پر بھی قائم ہیں کہ اُن کا چندہ فضولیات میں ضائع نہیں ہوگا بلکہ ایک نیک مقصد کے لئے استعمال ہوگا۔ بلکہ غیر از جماعت بھی یہ اعتماد رکھتے ہیں کہ اگر ہم زکوٰۃ احمدیوں کو دیں تو اس کا صحیح مصرف ہوگا۔ گھانا میں مجھے کئی لوگ اپنی فصلوں کی زکوٰۃ دے کر جایا کرتے تھے کہ آپ صحیح استعمال کریں گے یا وہاں مشن میں جمع کرا دیا کرتے تھے۔ کئی زمیندار میرے واقف تھے وہ جنس کی صورت میں مجھے دے جایا کرتے تھے کہ آپ جمع کروا دیں۔ کیونکہ وہ کہتے تھے کہ ہم اگر یہ زکوٰۃ اپنے مولویوں کو دیں گے، اماموں کو دیں گے تو وہ کھا جائیں گے اور اس کا صحیح استعمال نہیں ہوگا۔ بلکہ آج بھی مختلف جگہوں سے جماعتوں کی طرف سے یہ خط آتے ہیں کہ غیر از جماعت زکوٰۃ یا صدقہ دینا چاہتے ہیں تو اس بارے میں کیا ہدایت ہے۔ جہاں تک زکوٰۃ اور صدقات کا تعلق ہے جماعت اُن کو لے سکتی ہے اور لیتی ہے لیکن دوسرے طوعی اور لازمی چندے جو ہیں وہ صرف احمدیوں سے لئے جاتے ہیں۔ بہر حال زکوٰۃ کا نظام بھی خلافت کے نظام سے وابستہ ہے۔

آخر پر اس میں پھر اطاعت کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے حقیقی تعلق اور اُس کے نتیجے میں خلافت سے تعلق کا نقطہ اور محور کامل اطاعت ہے، جب یہ ہوگی تو مومن انعامات کا وارث بنتا چلا جائے گا۔

اب میں رسالہ الوصیت کے حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے اس وعدے اور اس پیشگوئی کا اعلان فرما رہے ہیں کہ یہاں یہ وعدہ بھی ہے اور پیشگوئی بھی کہ آپ کی وفات قریب ہے۔ ایک پیشگوئی تھی کہ آپ کی وفات قریب ہے۔ آپ کو اطلاع دی جا رہی تھی اور ساتھ یہ پیشگوئی تھی اور اطلاع کے ساتھ وعدہ کیا جا رہا تھا کہ وفات تو قریب ہے لیکن ہم ایسے تمام اعتراض دُور اور دفع کر دیں گے جن سے آپ علیہ السلام کی رسوائی مطلوب ہو۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں تجھ سے راضی ہوں گا۔ پھر فرمایا کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے۔ دنیا نے دیکھا کہ آپؑ کی رسوائی کے جو طلبگار تھے اور کوشش کرنے والے تھے وہ رسوا ہوئے۔ اُن کا نام ونشان دنیا سے مٹ گیا۔ آج اُن کو یاد کرنے والا کوئی نہیں۔ گالیاں دینے والے، الزام لگانے والے مر کھپ گئے لیکن آپ کی جماعت دنیا میں پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ نشانات کا جو سلسلہ آپ کی زندگی میں شروع ہوا تھا آج بھی جاری ہے۔ لاکھوں بیعتیں جو ہر سال ہوتی ہیں اُن میں سے اکثر خدا تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی ملنے پر ہوتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانات ہیں۔ پس یہ خدا تعالیٰ کی تائیدات ہیں جو آپ کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ:

''خدا تعالیٰ کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی۔ کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد''۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 304-303)

پس یہ وعدہ ہم آج تک پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ یہ پیشگوئی ہم پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ آفات کا زور بھی اب زیادہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ روزانہ خبروں میں کسی نہ کسی ملک میں قدرتی آفات کی خبر ہوتی ہے۔ کوئی نہ کوئی ملک قدرتی آفات کا نشانہ بن رہا ہوتا ہے۔ ان آفات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیشگوئی فرما چکے ہیں کہ یہ آئیں گی۔ کیا یہ باتیں عقل رکھنے والوں کے لئے کافی نہیں۔ سوچیں کہ ایک دعویدار نے

خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اطلاع دی کہ اس طرح آفات آئیں گی، زلازل آئیں گے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر قسم کی آفات نے دنیا کو گھیرا ہوا ہے۔ آج اُن لوگوں کو جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کرنے والے ہیں چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے اس فرستادہ کی باتوں پر غور کریں۔ پھر اُن لوگوں کے لئے یہ خاص طور پر سوچنے کا مقام ہے جو ہر وقت جماعت احمدیہ کی مخالفت میں کمربستہ ہیں کہ باوجود اُن کی تمام تر کوششوں کے جماعت کا ہر قدم ہر لمحے ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ کیا یہ کسی انسان کا کام ہو سکتا ہے کہ اس طرح ترقی ہو رہی ہے اور لوگوں کے دلوں پر اثر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو دلوں کو زمانے کے امام کی طرف پھیر رہا ہے۔ آخر کب تک یہ لوگ خدا تعالیٰ سے لڑیں گے۔ سوائے اس کے کہ اپنی دنیا و عاقبت خراب کریں ان کو کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ بڑے واضح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرما چکے ہیں۔ تمہاری آنکھیں نکل جائیں، تمہارے ناک زمین پر رگڑ رگڑ کر گل جائیں تب بھی تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلہ:22)۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا، بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں''۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 304)

اور پھر آگے اپنی تحریر میں اللہ تعالیٰ کی اس دوسری قدرت کے بارے میں فرمایا کہ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔

آج جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا ہے، جو پیشگوئی فرمائی ہے، جس کا اعلان زمانے کے امام کے ذریعہ سے کروایا وہ ہر آن اور ہر لحہ ایک نئی شان سے پورا ہو رہا ہے۔ چاہے وہ خلافتِ اولیٰ کا دَور تھا جس میں بیرونی مخالفتوں کے علاوہ اندرونی فتنوں نے بھی سر اُٹھانا شروع کر دیا تھا۔ یا خلافتِ ثانیہ کا دَور تھا جس میں انتخابِ خلافت سے لے کر تقریباً آخر تک جو خلافتِ ثانیہ کا زمانہ تھا، مختلف فتنے اندرونی طور پر بھی اُٹھتے رہے۔ جماعت کا ایک حصہ علیحدہ بھی ہوا۔ پھر بیرونی مخالفتوں نے بھی شدید حملوں کی صورت اختیار کر لی لیکن جماعت کی ترقی کے قدم نہیں رُکے۔ پھر خلافتِ ثالثہ میں بھی بیرونی حملوں کی شدت اور بعض اندرونی فتنوں نے سر اُٹھایا لیکن جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ اور جماعت کو خلافتِ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی بڑھاتی رہی۔ پھر خلافتِ رابعہ کا دَور آیا تو دشمن نے ایسا بھرپور وار کیا کہ اُس کے خیال میں اُس نے جماعت کو ختم کرنے کے لئے ایسا پکا ہاتھ ڈالا تھا کہ اُس سے بچنا ناممکن تھا، کوئی راہِ فرار نہیں تھی۔ لیکن پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ اپنی شان کے ساتھ پورے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور ظاہر کرے گا اور وہ ہوئی۔ اور اُس زبردست قدرت نے اُن مخالفین کی خاک اُڑا دی۔

پھر خلافتِ خامسہ کا دَور ہے۔ اِس میں بھی حسد کی آگ اور مخالفت نے شدت اختیار کر لی۔ کمزور اور نہتے احمدیوں پر ظالمانہ حملے کر کے خون کی ایسی ظالمانہ ہولی کھیلی گئی جنہیں دیکھ کر یہ فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ انسانوں کا کام ہے یا جانوروں سے بھی بدتر کسی مخلوق کا کام ہے۔ پھر اندرونی طور پر جماعت کے ہمدرد بن کر جماعت کے اندر افتراق پیدا کرنے کی بھی بعض جگہ کوششیں ہوتی رہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی تائید یافتہ خلافت کی زبردست قدرت اس کا مقابلہ کرتی رہی اور کر رہی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی اس کا مقابلہ کر رہا ہے۔ میں تو ایک کمزور ناکارہ انسان ہوں۔ میری کوئی حیثیت نہیں لیکن خلافتِ احمدیہ کو اُس خدا کی تائید و نصرت حاصل ہے جو قادر و توانا اور سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ اور اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی وعدہ کیا ہے کہ میں زبردست قدرت دکھاؤں گا۔ اور وہ دکھا رہا ہے اور دکھائے گا۔ اور دشمن ہمیشہ اپنی چالاکیوں، اپنی ہوشیاریوں، اپنے حملوں میں خائب و خاسر ہوتا چلا جائے گا اور ہو رہا ہے۔ آج کل دشمن نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کے لئے الیکٹرانک میڈیا، انٹرنیٹ وغیرہ

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
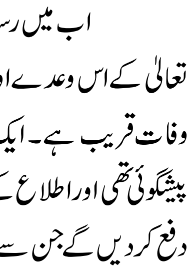
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

کے جو بھی مختلف ذرائع ہیں، اُن کو استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔تو خلافت کی رہنمائی میں دنیا کے ہر ملک میں اللہ تعالیٰ نے نوجوانوں کی ایک ایسی فوج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمادی ہے جو حضرت طلحہ کا کردار ادا کر رہے ہیں اور دشمن کے سامنے سینہ تان کر کھڑے ہیں۔ بلکہ ایسے ایسے جواب دے رہے ہیں کہ بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد دل میں پیدا ہوتی ہے اور اُس کے وعدوں پر یقین اور ایمان بڑھتا چلا جاتا ہے۔قدرتِ ثانیہ کے جاری رہنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں تسلی دلاتے ہوئے پھر فرماتے ہیں کہ:

''سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔سواب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو''یعنی اپنی وفات کی اطلاع دی تھی'' اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔لیکن مَیں جب جاؤنگا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔جیسا کہ خدا تعالیٰ کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پیَرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی''۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 306-305)

پس خلافتِ احمدیہ کا وعدہ دائمی ہے اور بعد میں آنے والوں کے لئے ہے۔جو نظامِ خلافت سے جڑے رہیں گے، اپنی کامل اطاعت کا اظہار کرتے رہیں گے، خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھیں گے وہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوتا دیکھتے رہیں گے۔دشمن اور بدفطرت انسانوں کی آنکھیں تو اندھی ہیں جو انہیں خدا تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے نظر نہیں آتے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم تو ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے دیکھ رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہماری نسبت جو وعدہ فرمایا ہے اُس کی نئی شان ہمیں ہر روز نظر آتی ہے۔دشمن کا زیادتی پر اُتر آنا اور نہتوں پر ہتھیاروں سے حملے کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ دشمن کے پاس دلیل سے مقابلہ کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔اور جماعت احمدیہ کا دلائل سے لوگوں کا منہ بند کرنا اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے کی بھی دلیل ہے۔اُس نے فرمایا کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔یہ غلبہ اُن دلائل سے ہے جن کے ردّ کرنے کی کسی مخالف میں طاقت نہیں ہے۔

پھر خلافتِ احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے دوبارہ آپ نے قدرتِ ثانیہ کا آنا بیان فرما کر اس کے قائم ہونے کا طریق بتایا ہے۔فرمایا کہ:

''مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی''۔فرمایا'' اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے۔اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو''۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 307-306)

پس اس میں اپنے وصال کے بعد خلیفہ کے انتخاب تک اور ہر خلیفہ کے بعد اگلے خلیفہ کے انتخاب تک کا عرصہ بیان کر کے اس بات کی تلقین کی کہ یہ جو درمیانی عرصہ ہے، یہ جو چند دن، ایک دو دن بیچ میں وقفہ ہو، اس میں بگڑ نہ جانا۔اگر دوسری قدرت کا فیض پانا ہے تو پھر اس عرصے میں اکٹھے رہو، دعائیں کرتے رہو اور خلیفہ کو منتخب کرو۔اس بات سے یہ غلطی نہیں لگنی چاہئے کہ آپ نے فرمایا کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر لوگوں سے بیعت لیں۔گویا خلافت ایک شخص سے وابستہ نہیں بلکہ افراد کے مجموعے سے وابستہ ہے۔اس کو بہانہ بنا کر غیر مبائعین انجمن کو بالا سمجھنے لگ گئے تھے جبکہ اس کی وضاحت آپ علیہ السلام نے اسی کے حاشیہ میں فرمادی ہے کہ'' ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا''۔فرمایا کہ ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔''پس جس شخص کی نسبت''(یہاں پھر واحد کا صیغہ آگیا)''جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا''۔(یہاں جمع نہیں آئی۔پھر آگے ہے کہ وہ شخص بیعت لے گا)''اور چاہئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے''۔کسی انجمن کے نمونہ بنانے کا ذکر نہیں ہے بلکہ وہ شخص نمونہ بنے۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 حاشیہ صفحہ 306)

پس جہاں جمع کا صیغہ استعمال کیا وہاں کوئی انجمن نہیں ہے بلکہ خلفاء کے بارے میں فرمایا ہے کہ جو آئندہ آنے والے خلفاء ہیں وہ یہ بیعت لیں گے۔پھر اس اصول کو مدّنظر رکھتے ہوئے جماعتی نظام میں انتخابِ خلافت کے لئے انتخابِ خلافت کی ایک مجلس قائم ہے جس کے تحت خلافتِ ثانیہ کے بعد اب تک انتخابِ خلافت عمل میں آتا ہے۔اب اگر یہ سوال ہے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ یہ انتخاب اللہ تعالیٰ کا ہے؟ تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اور تائیدات اور افرادِ جماعت کے رؤیائے صالحہ جو مختلف افراد کو اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے وہ کافی ہیں۔پھر خلیفۂ وقت کے حکموں پر عمل کرنا اور دل سے عمل کرنا، اور دلوں کا خلیفہ وقت کی تائید میں پھرنا یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی دلیل ہیں۔پہلے میں اس ضمن میں مثالیں بھی دے آیا ہوں کہ دشمن کی کیا کوشش رہی ہے؟ لیکن اللہ تعالیٰ کی زبردست قدرت نے کیا نشان دکھائے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رسالے میں مزید نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے رُوح القدس سے حصہ لو کہ بجز رُوح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہوسکتی۔اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضب الٰہی ہو۔اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذّات چھوڑ کر، اپنی عزّت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔لیکن اگر تم تلخی اُٹھالو گے تو ایک پیارے بچّے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔''

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 307)

پھر آپؑ نے فرمایا:

''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کیلئے اچھا تھا۔مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔''

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز گولبازار ربوہ 047-6215747
کاشف جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 047-6213649

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070
منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 309)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ میں دنیا کے ہر کونے میں، ہر ملک میں قربانیوں کے معیار بڑھتے چلے جارہے ہیں، اور اللہ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو وعدے ہیں اُن کو ہم پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ احمدی کس جرأت سے اور کس قربانی کے جذبے سے اور کس ہمت سے جانی قربانیاں بھی پیش کررہے ہیں اور مالی قربانیاں بھی پیش کرتے چلے جارہے ہیں۔ لیکن یہ جو آپؑ کے اقتباسات ہیں، ان میں بعض انذار بھی ہیں اور خوشخبریاں بھی ہیں جو آپ نے خلافت اور جماعت سے منسلک رہنے والوں کو دی ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے کہ ان خوشخبریوں سے حصہ پانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کے وعدے سے فیض اُٹھانے کے لئے خدا کی عظمت دلوں میں بٹھانے والے بنیں۔ عملی طور پر خدا تعالیٰ کی توحید کا اظہار کرنے والے ہوں۔ بنی نوع سے سچی ہمدردی کرنے والے ہوں۔ دلوں کو بُغضوں اور کینوں سے پاک کرنے والے ہوں۔ ہر ایک نیکی کی راہ پر قدم مارنے والے ہوں۔ اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ کامل اطاعت کا نمونہ دکھانے والے ہوں۔ ایمان میں ترقی کرتے چلے جانے والے ہوں تاکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہمارے قدم صدق کے قدم شمار ہوں اور ہم اُس کے وعدوں سے فیض پانے والے بنیں۔

اس کتاب ''رسالہ الوصیت'' کے آخر میں آپ نے اُن تقویٰ شعار لوگوں اور ایمان میں بڑھنے والوں کے لئے جنہوں نے اعلیٰ ترین معیار کے حصول کے لئے کوشش کی اور اُس مالی نظام کا حصہ بنے جو آپؑ نے جاری فرمایا تھا، اور جس کا اعلان آپؑ نے فرمایا تھا کہ جو اپنی آمد اور جائیدادوں کی وصیت کریں گے، اس سے ترقی اسلام اور اشاعتِ علم قرآن اور کتبِ دینیہ اور سلسلہ کے واعظوں کے لئے خرچ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ان اموال میں سے اِن خرچوں کے علاوہ ''اُن یتیموں اور مسکینوں اور نومسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہِ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں''۔ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 319)

آپؑ نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے یہ اموال جمع ہوں گے اور کام جاری ہوں گے کیونکہ یہ اُس خدا کا وعدہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ آپ نے ایسے لوگوں کو جو اس وصیت کے نظام میں شامل ہوں گے اور دین اور مخلوق کی مالی اعانت کریں گے، دعاؤں سے بھی نوازا۔

یہ وصیت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو مقبرہ موصیان یا بہشتی مقبرے میں دفن ہوں گے فرمایا: ''اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنّی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں''۔ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 317)

پس جو لوگ نظامِ وصیت میں شامل ہیں اُن کے ایمان، اطاعت اور قربانیوں کے معیار بھی ہمیشہ بڑھتے چلے جانے چاہئیں۔ انہوں نے ایک عہد کیا ہے۔ اس لئے وصیت کرنے کے بعد پھر تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش بھی پہلے سے زیادہ ہونی چاہئے۔ خلافت سے وفا کا تعلق بھی پہلے سے بڑھ کر ہونا چاہئے۔ خدا تعالیٰ ہر احمدی کو اس میں ترقی کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ نظامِ خلافت کے الٰہی وعدوں سے فیض پانے کی ہر احمدی کو توفیق ملتی رہے تاکہ یہ نظام ہمیشہ جاری رہے اور ہم اس سے فیض پاتے چلے جائیں۔ ☆......☆

صدقات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کرسکتا ہے بندہ نہیں کرسکتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اُسمیں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اُس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کردیتا ہے۔''

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہی بھلے کیلئے حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد قادیان)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

مقابلہ انعامی مقالہ نویسی

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان بابت سال 2011ء

ہندوستان بھر کے احمدی احباب مرد و خواتین، طلبا و طالبات کے اندر مقالہ نویسی کی قابلیت کو فروغ دینے کے لئے اور ان کی مخفی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے ہر سال نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے انعامی مقالہ نویسی کا مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ امسال انعامی مقالہ کے لئے درج ذیل عنوان مقرر کیا جاتا ہے۔

☆۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بھرشٹا چار (Corruption) کو کس طرح دور کیا جاسکتا ہے۔

☆۔ How to eliminate Corruption in the light of teaching of Islam

مقالہ نگار درج ذیل امور کو ضرور ملحوظ رکھیں:-

☆ یہ امر ضروری نہیں ہے کہ صرف وہی احباب جنہوں نے اپنی تعلیمی فیلڈ میں اس مضمون کے بارہ میں مطالعہ کیا ہو وہی مقالہ لکھ سکتے ہیں بلکہ اسبارہ میں مختلف کتب و انٹرنیٹ سے کافی معلومات حاصل کی جاسکتی ہے اور ہر ایک چاہے جس فیلڈ سے بھی اس کا تعلق ہو اس عنوان پر مقالہ لکھ سکتا ہے۔

☆۔ مقالہ لکھنے سے قبل بھرشٹا چار کے بارہ میں گہرائی سے مطالعہ کریں۔

☆۔ قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں بھرشٹا چار کو کس طرح دور کیا جاسکتا ہے علم حاصل کریں اور حضرت نبی کریم ﷺ اور خلفاء راشدین نے عرب کے ممالک میں اسلامی حکومت کے تحت جو عدیم المثال Corruption Free نظام قائم فرمایا ہے اس کو بھی گہرائی سے Study کریں۔

☆۔ نیز اپنے مضمون میں یہ بھی بیان کرنے کی کوشش کریں کہ عصر حاضر میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بھرشٹا چار کو کس طرح دور کیا جاسکتا ہے اور اس کے نتیجہ میں دنیا میں کس قسم کی تبدیلی پیدا ہوگی اور اس کے نتیجہ میں انفرادی سطح پر / فیملی سطح پر / بزنس اور کمپنی سطح پر / صوبائی سطح پر / ملکی سطح پر / عالمی سطح پر کیا فوائد ہوں گے۔

☆۔ اس سلسلہ میں کتب حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام نیز 'الاسلام' ویب سائٹ سے بھی زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

مندرجہ بالا امور کو خاکہ بنا کر اور اس موضوع کے بارے میں اپنی تحقیق کے ذریعہ اپنے مقالہ کو مزیّن کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کو مقالہ لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(نظارت تعلیم قادیان)

رمضان المبارک میں اللہ کی رحمت کی پُکار

(ارشاد عرشی ملک۔ پاکستان)

ہر نار کو کر سکتا ہے گُلزار چلا آ
یہ ماہِ مقدس ہے پُر اسرار چلا آ

گر تجھ کو مرا قُرب ہے درکار چلا آ
بخشش کو میں ہر آن ہوں تیار چلا آ

یہ ماہ تو برکات کا اک سیلِ رواں ہے
بہتی ہے مرے رحم کی منجدھار چلا آ

خوش بخت ہے اک اور ملا ہے تجھے موقع
اب چھوڑ بھی دے حجت و تکرار چلا آ

گنتی کے کچھ ایّام ہیں دنیا کے یہ روزے
جنت میں ہے افطار ہی افطار چلا آ

اس ماہ میں مجھ تک بہت آساں ہے رسائی
شیطان سا موذی ہے گرفتار چلا آ

اے پیاس کے مارے درِ ریّان کھلا ہے
سیرابی و لذت کے طلب گار چلا آ

کر بھوک سے شیطان کی راہوں کو ذرا تنگ
دوڑے نہ ترے خوں میں وہ مکار چلا آ

بچنا ہے تجھے غیبت و چُغلی کی رجس سے
روزے کو نہ کر ناقص و بے کار چلا آ

شیطان کے ہر وار سے اک ڈھال ہے روزہ
چلتی نہیں کم بخت کی تلوار چلا آ

تو جسم کی صحت کی زکوۃ ان کو سمجھ لے
مت مکر سے بن لاغر و بیمار چلا آ

پھر تجھ کو میسر ہوا یہ ماہِ مبارک
مت اس کو گنوا میرے خطا کار چلا آ

اب چھوڑ دے الفاظ کی بخیہ گری عرشی
کافی ہیں جو لکھ ڈالے ہیں اشعار چلا آ

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہوسکتے ہیں۔ (نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان)

رمضان المبارک میں قیام نماز و دُعاؤں کی اہمیت و برکات

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ 29 ستمبر 2006ء (29 تبوک 1385 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ کے بعض اقتباسات قارئین کیلئے پیش ہیں۔ (ادارہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رمضان المبارک کے تسلسل میں فرماتے ہیں:۔

’’یہ مہینہ ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن اتارا اور فرمایا کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ (البقرۃ:186) رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔

پس اس ہدایت سے تبھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے جب اس کو پڑھ کر اس پر عمل بھی کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں بہت سے احکامات اتارے جو ہمارے کرنے کے لئے ہیں۔ بہت سے احکامات ایسے اتارے جن میں بعض قسم کی باتوں سے روکا گیا ہے۔ پھر بہت سی دعائیں سکھائیں جو گزشتہ انبیاء کی دعائیں ہیں اور ایسی دعائیں بھی سکھائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی گئیں اور قرآن کریم میں ان دعاؤں کے بیان کرنے کا مقصد اُمّت کو اس طرف توجہ دلانا تھا کہ مختلف قسم کے حالات پیدا ہوں تو اُن حالات کے پیش نظر قرآن کریم میں جو مختلف قسم کی دعائیں ہیں وہ دعائیں کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے یہ مختلف قسم کی دعائیں قرآن کریم میں اس لئے جمع کی ہیں تا کہ ایک مومن بندہ ان سے فائدہ اٹھائے۔ اور خالص ہو کر اس کی صفات کے حوالے سے، اس حوالے سے کہ اے خدا تُو نے خود یہ دعائیں ہمیں سکھائی ہیں، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے جب اس سے دعائیں مانگے تو خدا تعالیٰ قبول فرماتا ہے‘‘۔

’’رمضان کے مہینے کی یہ بھی اہمیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس مہینے میں پہلے سے بڑھ کر اپنے بندے پر نظر رکھتا ہوں، اس کی دعائیں قبول کرتا ہوں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ پس ہمیں اُن اعمال کی ضرورت ہے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے تا کہ ہماری یہ معمولی کوششیں اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہوں۔ اللہ تعالیٰ اِن دنوں میں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پہلے سے بڑھ کر، عام حالات سے بڑھ کر اپنے بندے پر مہربان ہوتا ہے۔ معمولی نیکیاں بھی بہت بڑے اجر پا لیتی ہیں۔ بھول چوک اور غلطیوں سے اللہ تعالیٰ صرفِ نظر فرماتا ہے۔ پس ہر مومن کو ان دنوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔‘‘

’’آج پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مہینے میں داخل فرمایا ہے۔ شیطان جکڑا ہوا ہے، نیکیوں کے کئی گنا بڑھ کر اجر مل رہے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک اس سے بھرپور فائدہ اٹھائے اور اٹھانے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی نیکیوں میں سے سب سے زیادہ اس کی عبادت، اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق نمازوں کے پڑھنے سے دلچسپی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس طرح نمازوں کی ادائیگی پسند ہے جس طرح اس نے بتایا ہوا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے، اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اُن تمام شرائط پر عمل کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں نمازیں ادا کرتا ہے تو وہ ایسی نمازیں نہیں ہوتیں جو الٹا کر منہ پر ماری جانے والی نمازیں ہوں۔ اور یہی مقصد انسان کی پیدائش کا اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

ہر نیکی کی طرح نمازیں پڑھنے کی یہ توفیق بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں ہمیں ایسی دعا سکھائی جو نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہماری نسلوں کے لئے بھی ہے۔ اور جب نسلاً بعد نسلٍ جب یہ دعا مانگی جاتی رہے گی تو اللہ تعالیٰ اپنی اس دعا کے طفیل جو اس نے ہمیں سکھائی ہے عبادت کرنے والے بھی پیدا فرماتا چلا جائے گا۔ فرماتا ہے کہ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراھیم:41) اے میرے ربّ مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ اور میری دعا قبول کر‘‘۔

’’حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا کوئی معمولی اور عارضی دعا نہیں تھی بلکہ یہ دعا قیامت تک کے لئے تھی اور آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علاوہ کوئی نہیں جو نماز کے قیام کی کوشش کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے تو بہت سے نبی پیدا ہوئے لیکن صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر قائم رہنے والے ہی ہیں جو قیام نماز کی کوشش کرتے ہیں۔ آج تمام دنیا میں صرف نیک فطرت مسلمان ہیں جو نماز کے قیام کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی تمام دنیا میں قیام نماز کو رائج فرمانا تھا، کیونکہ آپؐ ہی وہ واحد نبی ہیں جو تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام جن کو ابوالانبیاء بھی کہا جاتا ہے ان سے بھی یہ دعا کہلوائی جو پیشگوئی کا بھی رنگ رکھتی ہے۔ پس یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے اس دعا کا قرآن کریم میں ذکر کر کے اُمّت کی بھی ذمہ داری لگا دی کہ قیام نماز کے لئے کوششیں کرتے رہو۔ کیونکہ قیام نماز خدائے واحد کے آگے جھکنے اور وحدانیت کو قائم کرنے کی بھی ایک علامت ہے۔ پس آخری زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کے جس موعود فرزند اور مسیح و مہدی نے آنا تھا اس نے یہ وحدانیت پیدا کر کے قیام نماز بھی کرنا تھا۔ پس آج جماعت احمدیہ کی یہ ذمہ واری لگائی گئی ہے جو مسیح محمدی کی جماعت ہے، جس کو آج دنیا کے کونے کونے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پھیلا دیا ہے، کہ دنیا کے ہر کونے میں جہاں بھی وقت کے لحاظ سے (مختلف اوقات ہوتے ہیں) نماز کا وقت آئے تو قیام نماز کی کوشش کرتے رہیں تا کہ اس وجہ سے جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت بھی اور ہر احمدی بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں۔ اکثر ہم میں سے نماز میں درود شریف کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے جو دعائیں پڑھتے ہیں ان میں یہ دعا بھی پڑھتے ہیں۔ تو اس پر غور کریں۔ ایک فکر کے ساتھ اس دعا کی قبولیت مانگنی چاہئے تا کہ نسلوں میں بھی اور جماعت کے ہر فرد میں بھی قیام نماز کی طرف توجہ رہے۔ یہ دعا تو خالص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کے لئے ہے۔ کبھی نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول نہ کرے اور لوٹا دے۔

رمضان کے ان دنوں میں، جب تقریباً ہر ایک کو نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہوتی ہے ایک فکر کے ساتھ، غور کر کے یہ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بعد میں بھی قیام نماز ہوتا رہے گا۔ اور یہ دُعا یقیناً استجابت کا مقام حاصل کرے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔ پس اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہمیں بھی اس اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جیسا کہ مَیں نے کہا آج کل اس کا بہترین موقع ہے۔ اور یہی چیز ہے جس سے وہ مقام حاصل ہو گا جس سے ایک بندہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن کر اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس برکت کو حاصل کرنے کے لئے یہ موقع عطا فرمایا ہے۔ ایک دفعہ پھر ہمیں رمضان میں داخل فرمایا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ (التوبہ:186) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے‘‘۔ یعنی نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور فرمایا کہ ’’تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے‘‘۔ اس سے دوری پیدا ہو جائے۔ نیکیوں میں ترقی کرے ’’اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے‘‘۔

(البدر جلد 1 نمبر 7 مورخہ 12 دسمبر 1902ء صفحہ 52۔ ملفوظات جلد دوم صفحہ 561-562 جدید ایڈیشن)

پس برائیوں سے بچنے کے لئے اور نیکیوں میں ترقی کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے اس مہینے میں خاص طور پر ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور یہ کوشش ہو کہ اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کرے اور سنوار کر ادا کرتے رہنے کے لئے دعا کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل ہمیشہ جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس دعا کا فہم و ادراک عطا فرماتے ہوئے اس دعا کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے تا کہ ہمیشہ جماعت کے لئے قیام نماز ایک طرّہ امتیاز رہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا بھی بتائی کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (البقرۃ:129) اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے‘‘۔

’’پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش اور رحم طلب کرنے کے لئے بعض دعائیں سکھائی ہیں۔ بعض دعائیں مَیں مختصراً بغیر کسی تفصیل کے پڑھتا ہوں۔ فرمایا وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ (المومنون: 119) تو کہہ اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ پھر ایمان کی مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی کہ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران: 17) اے ہمارے رب یقیناً ہم ایمان لے آئے پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

پھر انجام بخیر کی اور بخشش کی دعا سکھائی، ثابت قدم رہنے کی دعا سکھائی کہ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

(آل عمران194) کہ اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

یہ دعا بھی جیسا کہ مَیں نے کہا ایمان میں مضبوطی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش حاصل کرنے اور انجام بخیر کے لئے ہے۔ کہ اے اللہ! ہم نے اس زمانے کے امام کو مان کر جو روحانی ترقی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے کہیں ہمارے گناہوں کی زیادتی، ہماری کمزوریاں، ہماری کوتاہیاں اس میں روک نہ بن جائیں۔ اِس زمانے کے امام کو ماننے کے بعد، قبول کرنے کے بعد اپنی شامت اعمال کی وجہ سے ہم اس روشنی سے بے بہرہ نہ رہ جائیں جو اصل میں تیرے نور کی روشنی ہے اور جو اس آنے والے نے ہمیں دی ہے۔ پس ہمارے گناہ بخش اور آئندہ بھی ان گناہوں سے بچا اور اس دعویدار کے دعویٰ پر مکمل ایمان لانے والوں اور ان برکات سے حصہ پانے والوں میں ہمیں شامل کرتا رہ جو اس کے ساتھ مقدر ہیں۔ اور جب ہمارا آخری وقت آئے تو اس صورت میں جائیں کہ نیکوں میں ہمارا شمار ہو۔

پھر ایک دعا سکھائی کہ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (آل عمران148) کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملے میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

پس اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جو یہ دعائیں ہمیں سکھائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ گناہ نہ بخشنے والا ہوتا تو یہ دعا نہ سکھاتا۔ پس یہ ہے ہمارا خدا جو ہمیں یہ دعائیں سکھا رہا ہے کہ ہم نیکیوں پر قائم رہیں اور گزشتہ گناہوں کی معافی مانگیں۔ پھر یہ بھی ہو کہ ہم کہیں جان بوجھ کر ان برائیوں کو دُہرانے والے نہ ہوں، ان غلطیوں میں دوبارہ پڑ جانے والے نہ ہوں۔

آجکل پاکستان سمیت بعض ملکوں میں احمدیوں کے خلاف جو وقتاً فوقتاً کوئی نہ کوئی شوشہ اُٹھتا رہتا ہے، محاذ کھڑے ہوتے رہتے ہیں تو ہمیں اس دعا کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے تا کہ ثبات قدم بھی رہے ہم اپنے دین پر قائم بھی رہیں اور مخالفین کے خلاف اللہ تعالیٰ مدد بھی فرماتا رہے۔

پھر ایک دعا سکھائی کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف :24) کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحم کو سمیٹنے کے لئے یہ بہت اہم دعا ہے۔ بعض گناہ لاعلمی میں ہو جاتے ہیں، احساس نہیں ہوتا اس لئے مستقلاً استغفار بہت ضروری ہے تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے بداثرات سے محفوظ رکھے اور برائیاں کرنے سے بھی بچاتا رہے"۔

"پھر دنیا و آخرت کی حسنات کے لئے ایک دعا سکھائی کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202) کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کو بھی فرمایا کرتے تھے کہ صرف آخرت کی حسنات نہ مانگو بلکہ دنیا کی حسنات بھی مانگو۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت فرمائی جو بیماری کے باعث کمزور ہوتے ہوئے بہت دبلا پتلا ہو گیا تھا، چوزے کی طرح ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کر کے فرمایا کیا تم کوئی خاص دعا کرتے ہو اس نے جواب دیا ہاں" پھر اس نے بتایا کہ مَیں یہ دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! جو سزا تو مجھے آخرت میں دینے والا ہے وہ مجھے اس دنیا میں دے دے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! تم اس کی طاقت نہیں رکھتے کہ خدا کی سزا اس دنیا میں حاصل کرو۔ تم یہ دعا کیوں نہیں کرتے کہ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہ اے اللہ تو ہمیں اس دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اس بیمار نے یہ دعا کی تو اللہ کے فضل سے شفایاب ہو گئے، صحت مند ہو گئے۔ (مسلم کتاب الذکر والدعاء۔ باب کراھة الدعاء بتعجیل العقوبة فی الدنیا)"

"پس اس رمضان میں ان دُعاؤں کا صحیح فہم و ادراک حاصل کرتے ہوئے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ قیام نماز کا عادی بن جائے اور پھر اس کو اپنی نسلوں میں بھی اور دوسروں میں بھی پھیلانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے"۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆

رمضان المبارک اور قبولیت دُعا

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ آیت کریمہ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"چونکہ اس آیت سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی روزوں کا ذکر ہے اس لئے اس آیت کے ذریعہ مومنوں کو اس طرح توجہ دلائی گئی ہے کہ یوں تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور ان کی حاجات کو پورا فرماتا ہے لیکن رمضان المبارک کے ایام قبولیت دعا کے لئے مخصوص ہیں۔ اس لئے تم ان دنوں سے فائدہ اُٹھاؤ اور خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرو ورنہ اگر رمضان کے مہینہ میں بھی تم خالی ہاتھ رہے تو تمہاری بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں ہوگا۔"

(تفسیر کبیر جلد نمبر ۲ صفحہ ۴۰۷)

Press Release

ہفت روزہ نئی دنیا میں کذب وافتراء پر مبنی تحقیقاتی رپورٹ کی تردید

نئی دہلی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ "نئی دنیا" نے اپنی اشاعت مورخہ 18 تا 24 جولائی کے صفحہ 3 پر ایک تحقیقاتی رپورٹ احمدیہ مسلم جماعت کے خلاف شائع کی ہے۔

اس مضمون کی تردید میں جماعت احمدیہ واضح رنگ میں اعلان کرتی ہے احمدیہ مسلم جماعت خالصتاً ایک مذہبی جماعت ہے اس کا کوئی تعلق سنگھ پریوار یا اس سے متعلق سیاسی و مذہبی پارٹیوں سے نہیں ہے۔ نئی دنیا نے یہ مضمون جماعت احمدیہ اور اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے خلاف اشتعال پیدا کرنے کے لئے شائع کیا ہے۔ اس مضمون کے سلسلہ میں ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ خالصتاً مذہبی جماعت ہے اور ہمیشہ بنی نوع انسان اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہمہ وقت صف اول میں رہتے ہوئے آواز اُٹھاتی ہے۔ جبکہ ہمارے مخالف غیر احمدی مسلمان ہمیں کافر اور دشمن وغیرہ قرار دیتے رہتے ہیں اور کوئی موقع ہمیں نقصان پہنچانے کا جانے نہیں دیتے۔

جماعت احمدیہ کے اسٹیج پر ہر مکتبہ فکر اور ہر قسم کے مذہبی اور سیاسی رہنماء آتے ہیں اور جماعتی اصولوں کی سراہنا کرتے ہیں۔ یہ طریق ہمارے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ کا سکھایا ہے۔ آپ نے نجران کے عیسائیوں کے ساتھ مسجد نبوی میں نہ صرف تبادلہ خیالات فرمایا بلکہ اُن کو اپنے طریق کے مطابق مسجد نبوی میں عبادت بجا لانے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ اور وہ لوگ اپنے خیال کے مطابق عبادت بجا لائے۔ اسی سنت نبوی کے مطابق اگر کوئی اظہار خیال کا موقع دئے جانے سے یہ نتیجہ اخذ کرے کہ احمدیہ مسلم جماعت کی پشت پر مسلمانوں، عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں کا ہاتھ ہے تو اسکی جہالت، حماقت اور عقلی دیوالیہ پن پر کیا کہئے گا؟ الغرض خالص اسلامی روادارانہ اصولوں کو آپس کی ملی بھگت قرار دینا محض شازشی اور شرانگیز ذہنوں کی ہی سوچ ہو سکتی ہے۔

اس تناظر میں ہر تعلیم یافتہ اور صاحب ضمیر مسلمان اخبار مذکورہ کی اس گھنونی سوچ اور اس فعل کی مذمت کرے گا۔ احمدیہ مسلم جماعت دنیا کی قریباً 100 زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کر کے اسلام کی حسین پُر امن تعلیمات کو حضرت محمد ﷺ کے بتائے ہوئے طریق پر دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ اور اسلام کی جس غلط تصویر کو ملاؤں نے دنیا میں پھیلا رکھا ہے جس کے نتیجہ میں اسلام پر شکوک وشبہات پیدا کئے جا رہے ہیں اُسے دور کرنے کیلئے احمدیہ مسلم جماعت ہر وقت کوشاں ہے۔

رہی بات جھنجھولی ہریانہ کی تو واضح ہو کہ مسلم راشٹریہ منچ کے سالانہ تربیتی کیمپ میں کوئی فردِ جماعت شریک نہیں ہوا۔ یہ تحقیقاتی رپورٹ کے نام پر بدترین غلط بیانی دروغ گوئی ہے۔ نئی دنیا کے مذکورہ بالا مضمون میں احمدیہ مسلم جماعت کے بارے میں جو کچھ شائع کیا گیا ہے احمدیہ مسلم جماعت اُس کی پرزور مذمت کرتی ہے۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری پریس سیکرٹری احمدیہ مسلم جماعت بھارت)

معاصرین کی آراء :......

روزنامہ سپوکس مین پنجابی، چنڈی گڑھ۔ اپنے ایڈیٹوریل۔ مورخہ ۱۴؍جولائی ۲۰۱۱ء صفحہ ۶ میں لکھتا ہے۔

"یہ تاریخ کی ایک کڑوی سچائی ہے کہ جہاں سکھوں نے قربانی کے معاملے میں دنیا میں ایک منفرد تاریخ بنائی۔ وہاں بابا نانک کے فلسفے یا پیغام کو خود سمجھنے اور سمجھ کر اسے اپنی زندگی میں لاگو کرنے میں بھاری کوتاہی بھی دکھائی۔ تاریخ کے کسی بھی پڑاو پر، میدان جنگ میں فتوحات حاصل کرتے ہوئے بھی سکھوں نے بابا نانک کے فلسفے کو کبھی نہیں سمجھا اور کبھی اسے اپنی زندگی میں لاگو نہیں کیا بلکہ آہستہ آہستہ وہ ہندوستان کی دوسری برائیوں کو اپنانے لگ گئے۔ آج کے سکھوں کا بہت بڑا حصہ صرف باہر سے ہی سکھ ہے لیکن اندر سے اُسے بابا نانک کے علم وعرفان کا کچھ بھی پتہ نہیں۔"

تصحیح: مکرم سلطان احمد عادل کی وصیت بدر مجریہ ۳۰ جون؍۲۰۱۱ء میں بحوالہ مسل ۴۸۱۱ شائع کروائی گئی تھی۔ جس میں 10 مرلہ کی جگہ 10 کنال سہواً درج ہوا ہے۔ جو غلط ہے۔ دراصل ان کی مشترکہ جائیداد جو ننگل میں واقع ہے۔ صرف دس مرلہ کی ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

رمضان المبارک کی اہمیت و برکات

سید قیام الدین برق۔لکھنؤ

ماہِ مبارک رمضان کی آمد آمد ہے۔اسلامی شرع میں جہاں رمضان المبارک کے ان گنت فضائل اور برکات کا تذکرہ ہے وہاں پر خاص طور پر رمضان کے روزوں کی اہمیت وعظمت کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔صرف تذکرہ کی حد تک نہیں بلکہ روزہ کو ایک خوبصورت عبادت بھی قرار دیا گیا ہے۔اس تعلق میں حضرت مصلح موعودؓ کا بیان فرمودہ ایک ایمان افروز اقتباس پیش خدمت ہے۔فرمایا:

’’تیسری قسم کی عبادت جس کا اسلام نے حُکم دیا ہے روزہ ہے۔روزوں کا حُکم بھی قریباً سب مذاہب میں مشترک ہے مگر جس صورت اور جس شکل میں اسلام نے اس کو پیش کیا ہے اور محفوظ رکھا ہے وہ باقی مذاہب سے نرالی ہے۔اسلام میں روزوں کی یہ صورت ہے کہ ہر بالغ عاقل کو برابر ایک مہینہ کے روزے رکھنے کا حُکم ہے سوائے اس صورت میں کہ کوئی شخص بیمار ہو یا اسے بیماری کا یقین ہو یا سفر پر ہو یا بالکل بوڑھا اور کمزور ہوگیا ہو اسے لوگ جو بیمار ہوں یا سفر پر ہوں ان کیلئے حکم ہے کہ دوسرے اوقات پر روزہ رکھیں اور جو بالکل معزور ہوگئے ہوں ان کیلئے کوئی روزہ نہیں روزہ کی یہ صورت ہے کہ پو پھٹنے سے لیکر سورج کے غروب تک کوئی چیز کھائے نہ پئے نہ کم نہ زیادہ اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے۔ پو چھٹنے سے پہلے چاہئے کہ کھانا کھالے اور پانی پی لے تا جسم پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے۔صرف شام ہی کو کھانا کھا کر متواتر روزے رکھنے کو شریعت نے پسند کیا ہے۔روزہ کی حکمتیں قرآن کریم نے یہ بتائی ہیں لِتکبرُ اللہ علی ماھد کم ولعلکم تشکرون۔

(بقرۃ:ع ۲۳)

تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار کرو اس وجہ سے کہ اس نے تم کو سچا راستہ دکھایا ہے اور تا کہ تم میں شکر کرنے کا مادہ پیدا ہو۔یعنی ایک فائدہ تو یہ مدنظر ہے کہ تم ان دنوں میں بوجہ سارا دن کھانے پینے کے شغلوں سے فارغ رہنے کے اور مادیت کی طرف سے توجہ کے ہٹ جانے کے اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کروگے۔ دوسرے یہ فائدہ مدنظر ہے کہ اس طرح بھوک کی تکلیف محسوس کرکے تمہارے دل میں شکر گزاری کا مادہ پیدا ہوگا کیونکہ انسان کا قائدہ ہے کہ جب تک اس کے پاس کوئی نعمت ہوتی ہے اس کی اسے قدر نہیں ہوتی ہے۔ جب چھین جائے تو اس کی قدر محسوس ہوتی ہے بہت سے آنکھوں والے آدمیوں کے کبھی ساری عمر ذہن میں نہیں آتا کہ آنکھیں بھی کوئی بڑی نعمت ہیں لیکن جب کسی کی آنکھیں جاتی رہتی ہیں تب اسے معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں اللہ تعالیٰ کی کیسی نعمت ہیں اسی طرح روزہ میں جب انسان بھوکا رہتا ہے اور اسے بھوک کی تکلیف محسوس ہوتی ہے تو تب اسے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُسے کیسا آرام بخشا ہے اور یہ کہ اُسے اس آرام کی زندگی کو نیک اور مفید کاموں میں صرف کرنا چاہیے نہ کہ لہو ولعب میں ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ کی حکمت یہ ہے کہ لعلکم تتقون تا کہ تم کو تقویٰ حاصل ہو یہ تتقون کا لفظ قرآن کریم میں تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ایک دکھوں سے بچنے کے معنے میں دوسرے گناہ سے بچنے کے معنوں میں اور تیسرے روحانیت کے اعلیٰ مدارج کے حاصل کرنے کے متعلق۔پس اس لفظ کے ذریعہ سے تین حکمتیں اللہ تعالیٰ نے روزہ کی بیان فرمائی ہیں۔پہلی حکمت یہ کہ انسان روزہ کے ذریعہ سے دکھوں سے بچ جاتا ہے۔ بظاہر یہ امر قابلِ تعجب معلوم ہوتا ہے کہ روزہ سے انسان دُکھ سے بچے کیونکہ روزہ سے انسان اور بھی تکلیف پاتا ہے مگر جب غور سے دیکھا جائے تو روزہ درحقیقت انسان کو دو سبق دیتا ہے جس سے اس کی قومی حفاظت ہوتی ہے اوّل سبق تو یہ ہے کہ مال دار لوگ جو سال بھر عمدہ سے عمدہ غذائیں کھاتے رہتے ہیں ان کو اپنے غریب بھائیوں کی تکلیفوں کا جو فاقوں سے دن گزارتے ہیں احساس بھی نہیں ہوتا نہ انہوں نے بھوک کی تکلیف کبھی دیکھی ہوتی ہے۔نہ بھوک کی تکلیف کا وہ اندازہ لگا سکتے ہیں لیکن اسلام کے حُکم کے ماتحت بڑے سے بڑے اُمراء کو روزے رکھنے پڑتے ہیں اور تب ان کو یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ بھوک کی تکلیف کیسی ہوتی ہے اور اپنے غریب بھائیوں کی حالت کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے اور اُن کی ہمدردی کا جوش دلوں میں پیدا ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ قوم کی ترقی اور حفاظت ہوتا ہے اور قوم کی حفاظت درحقیقت فرد کی حفاظت ہی ہوتی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اسلام نہیں چاہتا کہ لوگ سست اور غافل ہوں اور تکلیف برداشت کرنے کی ان میں عادت نہ ہو بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ ضرورت کے وقت وہ ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور روزے ہر سال مسلمانوں کے اندر یہ مادّہ پیدا کر جاتے ہیں اور جو لوگ اسلام کے اس حُکم پر عمل کرنے والے ہوں وہ کبھی عیاشی اور غفلت میں مبتلا ہوکر ہلاک نہیں ہوسکتے۔

دوسرا امر کہ روزوں سے انسان گناہ سے بچتا ہے اس طرح متحقق ہوتا ہے کہ گناہ درحقیقت مادّی لذات کی طرف جھکنے کا نام ہے اور یہ قاعدہ دیکھا گیا ہے جب انسان کسی کام کا عادی ہوجائے تو وہ اُس کو چھوڑ نہیں سکتا مگر جب اس میں یہ طاقت ہو کہ وہ اپنی مرضی پر چھوڑ بھی دے تو پھر وہ خواہش غلبہ نہیں مارتی۔ پس جب کوئی شخص روزوں میں تمام اُن لذتوں کو جو اس کو بعض اوقات گناہ کی طرف کھینچتی ہیں خدا کیلئے چھوڑ دیتا ہے اور ایک مہینہ تک برابر اپنے نفس پر قابو پانے کی عادت ڈالتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ ان لالچوں کا مقابلہ آسانی سے کرسکتا ہے جو اُسے گناہ کی طرف کھینچتی ہیں۔تقویٰ کے قیام میں روزوں سے اس طرح مدد ملتی ہے کہ اُن دنوں میں چونکہ رات کو کھانا کھانے کیلئے اُٹھنا پڑتا ہے زیادہ عبادت اور دعاؤں کا موقع ملتا ہے اور دوسرے جب بندہ خدا تعالیٰ کیلئے اپنے آرام کو چھوڑتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اُس کی رُوح کو طاقت بخشتا ہے‘‘۔

(بحوالہ کتاب ’’احمدیت یعنی حقیقی اسلام‘‘)

رمضان کی برکات میں سے ایک خاص برکت دُعا کی برکت بھی ہے اس ماہِ مبارک میں زیادہ سے زیادہ مومن کو دُعائیں کرنے کا موقع ملتا ہے تبھی تو اس ماہ کو دُعاؤں کا مہینہ بھی کہا گیا ہے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت مصلح موعودؓ نے رمضان کی برکات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

’’میں رسالہ تشحیذ الاذہان کیلئے اپنی منبر میں سے ایک مضمون تلاش کر رہا تھا کہ مجھے ایک کاغذ ملا جو میری ایک دُعا تھی جو میں نے پچھلے رمضان میں کی تھی۔ مجھے اس دُعا کے پڑھنے سے زور سے تحریک ہوئی کہ اپنے احباب کو بھی اس طرف متوجہ کروں نہ معلوم کس کی دُعا سنی جائے اور خدا کا فضل کس وقت ہماری جماعت پر ایک خاص رنگ میں نازل ہو۔ میں اپنا دردِ دل ظاہر کرنے کیلئے اس دُعا کو یہاں نقل کردیتا ہوں کہ شاید کسی سعید الفطرت کے دل میں جوش پیدا ہو اور وہ اپنے ربّ کے حضور میں اپنے لئے اور جماعت احمدیہ کیلئے دعاؤں میں لگ جائے جو کہ میری اصل غرض ہے وہ دُعا یہ ہے۔

’’اے میرے مالک میرے قادر خدا۔میرے پیارے مولیٰ میرے راہنما۔ اے خالقِ ارض وسما۔ اے متصرف آب وہوا۔اے وہ خدا جس نے آدم سے لیکر حضرت عیسیٰؑ تک لاکھوں ہادیوں اور کروڑوں رہنماؤں کو دُنیا کی ہدایت کیلئے بھیجا۔اے وہ علی اور کبیر جس نے آنحضرت ﷺ جیسا عظیم الشان رسول مبعوث کیا ۔ اے وہ رحمان جس نے مسیح سا رہنما آنحضرت کے غلاموں میں پیدا کیا۔اے نور کے پیدا کرنے والے،اے ظلمات کے مٹانے والے! تیرے حضور میں ہاں صرف تیرے ہی حضور میں مجھ سا ذلیل بندہ جھکتا اور عاجزی کرتا ہے کہ میری صدا سن اور قبول کر کیوں کہ تیرے ہی وعدوں نے مجھے جُرأت دلائی ہے کہ میں تیرے آگے کچھ عرض کرنے کی جرأت کروں۔ میں کچھ نہ تھا تو نے مجھے بنایا۔ میں عدم میں تھا تو مجھے وجود میں لایا۔میری پرورش کیلئے اربعہ عناصر بنائے اور میری خبر گیری کیلئے اِنسان کو پیدا کیا جب میں اپنی ضروریات کو بیان تک نہ کرسکتا تھا تو نے مجھ پر وہ انسان مقرر کئے جو میری فکر خود کرتے تھے پھر مجھے ترقی دی اور میرے رزق کو وسیع کیا۔اے میری جان! ہاں اے میری جان! تو نے آدم کو میرا باپ بننے کا حُکم دیا اور حوّا کو میری ماں مقرر کیا اور اپنے غلاموں میں سے ایک غلام کو جو تیرے حضور عزت سے دیکھا جاتا تھا اس لئے مقرر کیا کہ وہ مجھ ناسمجھ اور نادان اور کم فہم انسان کے لئے تیرے دربار میں شفارش کرے اور تیرے رحم کو میرے لئے حاصل کرے۔ میں گناہ گار تھا تو نے ستاری سے کام لیا میں خطا کار تھا تو نے غفاری سے کام لیا، ہر ایک تکلیف اور دُکھ میں میرا ساتھ دیا۔ جب کبھی مجھ پر مصیبت پڑی تو نے میری مدد کی اور جب کبھی میں گمراہ ہونے لگا تو نے میرا ہاتھ پکڑ لیا باوجود میری شرارتوں کے تو نے چشم پوشی کی۔ اور باوجود میرے دور ہوجانے کے تو میرے قریب ہوا۔ میں تیرے نام سے غافل تھا مگر تو نے مجھے یاد رکھا ان موقعوں پر جہاں والدین اور عزیز واقرباء اور دوست و غمگسار مدد سے قاصر ہوتے ہیں تو نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھایا اور میری مدد کی۔ میں غمگین ہوا تو تو نے مجھے خوش کیا۔ میں افسردہ دل ہوا تو تو نے مجھے شگفتہ کیا۔ میں رویا تو تو نے مجھے ہنسایا۔کوئی ہوگا جو فراق میں تڑپتا ہو، مجھے تو تو نے خود ہی چہرہ دکھایا۔ تو نے مجھ سے وعدے کئے اور پورے کئے اور کبھی نہیں ہوا کہ تُجھ سے اپنے اقراروں کے پورا کرنے میں کوتاہی ہوتی ہو۔ میں نے بھی تُجھ سے وعدے کئے اور توڑے مگر تو نے اس کا کچھ خیال نہیں کیا۔ میں نہیں دیکھتا کہ مجھ سے زیادہ گناہ گار کوئی اور بھی ہو اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے زیادہ مہربان تو کسی اور گناہ گار پر بھی ہو۔ تیرے جیسا شفیق وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا۔ جب میں تیرے حضور میں آکر گڑ گڑایا اور زاری کی تو نے میری آواز سُنی اور قبول کی میں نہیں جانتا کہ تو نے کبھی میری اضطرار کی دُعا ردّ کی ہو۔

پس اے میرے خدا! میں نہایت دردِ دل سے اور سچی تڑپ کے ساتھ تیرے حضور میں گرتا اور سجدہ کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ میری دُعا کو سن اور میری پکار کو پہنچ۔اے میرے قدوس خدا ! میری قوم ہلاک ہورہی ہے اسے ہلاکت سے بچا۔اگر وہ احمدی کہلاتے ہیں تو مجھے اُن سے کیا تعلق، جب تک اُن کے دِل اور سینے صاف نہ ہوں اور وہ تیری محبت میں سرشار نہ ہوں مجھے اُن سے کیا غرض؟ سوائے میرے ربّ! اپنی صفاتِ رحمانیت اور رحیمیت کو جوش میں لا اور اُن کو پاک کردے۔ صحابہ کا سا جوش وخروش اُن میں پیدا ہو اور وہ تیرے دین کیلئے بے قرار ہوجائیں، اُن کے اعمال ان کے اقوال سے زیادہ عمدہ اور صاف ہوں۔ وہ تیرے پیارے چہرہ پر قربان ہوں اور نبی کریم پر فدا۔ تیرے مسیح کی دُعائیں اُن کے حق میں قبول ہوں اور اس کی پاک اور سچی تعلیم اُن کے دلوں

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

طالبان حق کیلئے

کیا احمدیوں کی عبادت گاہ مسجد نہیں!

(عظمت اللہ قریشی۔ بنگلور)

قارئین اخبار بدر'' طالبان حق کیلئے'' کے عنوان سے اپنا ایک کالم شروع کر رہا ہے جس میں اسلام و احمدیت کے متعلق کئے جانے والے اعتراضات اور اُن کی حقیقت بیان کی جائے گی۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہو تو ہمیں لکھیں تا کہ اُس کا جواب قارئین بدر کے لئے دیا جاسکے۔ نیز اسلام واحمدیت کے متعلق اگر آپ کوئی معلومات فراہم کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی اس کالم کے تحت بھجوا سکتے ہیں۔ (مدیر)

سوال : قادیانی لوگ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہتے ہیں اور ہمارے مسلمان بھائی بھی اس کو سن کر اُن کی عبادت گاہ کو مسجد کہا کرتے ہیں۔ کیا انکی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھنا درست ہے؟ (سائل کا نام تبریز عالم)

سہارا اخبار کے مفتی کا جواب:

......'' لفظ مسجد صرف مسلمانوں کی عبادت گاہ کیلئے مخصوص ہے دوسروں کو نہ اس کے استعمال کی اجازت دی جائے گی اور نہ کسی اور کی عبادت گاہ کیلئے یہ لفظ استعمال کیا جائے گا کیونکہ دوسروں کی عبادت گاہ کیلئے اس کو استعمال کرنے میں لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنا اور دھوکہ میں مبتلا کرنا لازم آتا ہے۔ اور یہ بات بھی معلوم و مسلم ہے کہ قادیانیت کو اسلام و مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ، بلکہ قادیانیت اسلام سے خارج ایک دوسرا مذہب ہے اور اس پر تمام دنیا کے اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ لہٰذا قادیانیوں کی عبادت گاہ کو مسجد کہنا جائز نہیں، اس میں دھوکہ وفریب ہے، اگر قادیانی لوگ دھوکہ دے رہے ہیں تو ہم بھی کیوں ان کے ساتھ دھوکہ دہی میں شامل ہوجائیں۔''

(مرقومہ ۲۹ جمادی الاخر ۱۴۳۲ھ مفتی شعیب اللہ خان مفتاحی بنگلور روزنامہ راشٹریہ سہارا ۲۴ جون ۲۰۱۱ء)

ہمارا جواب: (ایک احمدی کا جواب یہ ہے) یہاں کی مشہور کہاوت ہے'' کام نہیں سوجا م بلی کا سر منڈھایا''۔ ایسا ہی کچھ حال مفتی صاحب کا ہے۔ علامہ شبلی نعمانی نے شغل تکفیر کے خوگر اور دلدادہ مذہبی راہنماوں کا کیا خوب نقشہ کھینچا تھا فرماتے ہیں:۔

اک مولوی صاحب سے کہا میں نے کہ کیا آپ
کچھ حالت یورپ سے خبردار نہیں ہیں
آمادۂ اسلام ہیں لندن میں ہزاروں
ہر چند ابھی مائل اظہار نہیں ہیں
جو نام سے اسلام کے ہوجاتے ہیں برہم
اُن میں بھی تعصب کے وہ آثار نہیں ہیں
افسوس مگر یہ ہے کہ واعظ نہیں پیدا
ہاں ہیں تو بقول آپ کے دیندار نہیں ہیں
کیا آپ کے زمرہ میں کسی کو نہیں ہے درد
کیا آپ بھی اُس کیلئے تیار نہیں ہیں
بھلا کے کہا یہ کہ یہ کیا سوء ادب ہے
کہتے ہو وہ باتیں جو سزاوار نہیں ہیں
کرتے ہیں مسلمانوں کی تکفیر شب و روز
بیٹھے ہوئے کچھ ہم بھی تو بیکار نہیں ہیں

(مجموعہ نظم شبلی اردو صفحہ ۳۴۔۳۵ مرتبہ سید ظہور الحسن صاحب موسوی تاجر کتب دہلی چھتہ لال میاں)

سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اسلام میں احمدی مسلمانوں کے خلاف فتویٰ فروشی کا کاروبار کرنے والے مولویوں مفتیوں کی ان کی اپنی حیثیت کیا ہے کیا پوزیشن ہے ؟۔

مسلمانوں کی تمام خرابیوں کی جڑ:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ یعنی عمل ختم ہوجائے گا۔ اُس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی ان کے علما آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے ۔

عُلَمَاءُ هُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ

(اُن کے علما کی اب نشاندہی ہوگئی کہ اُن کے علما آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین ہوں گے) ان میں سے ہی فتنے اُٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے۔

(بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ کتاب العلم الفصل الثالث صفحہ ۳۸ کنز العمال صفحہ ۴۳)

پھر ایک اور موقع پر آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

'' میری اُمت پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں جھگڑے ہوں گے، لڑائیاں ہوں گی، اختلافات پیدا ہوجائیں گے۔ بظاہر تو لوگ یعنی عوام الناس ہی لڑتے ہیں لیکن ان کا کوئی قصور نہیں ہوگا وہ اپنے علما کی طرف رجوع کریں گے یہ معلوم کرنے کیلئے کہ آخر اُن کے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے وہ کیوں فتنہ وفساد کا شکار ہوگئے ہیں۔ پس جب وہ اپنے علما کے پاس رہنمائی کی اُمید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سوروں کی طرح پائیں گے۔ یعنی وہ علما نہیں ہیں بلکہ سؤر اور بندر ہیں۔ یہ کس کے الفاظ ہیں؟ یہ میرے تو نہیں ۔ یہ کسی اور عالم دین کے نہیں کسی صحابیؓ کے نہیں کسی خلیفہ کے نہیں ۔ یہ الفاظ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی کیونکہ آپ کوئی کلام اللہ سے خبر پائے بغیر نہیں کرتے تھے۔ ہر آدمی مولوی صاحبان سے پوچھنے کا یہ حق رکھتا ہے کہ جناب ! ان حدیثوں کو کیوں چھپا لیا جاتا ہے۔ اُمت مسلمہ کے سامنے یہ حدیثیں کیوں بیان نہیں کی جاتیں؟''

(کنز العمال صفحہ ۱۹۰/۷ خطبہ جمعہ ۲۳/مارچ ۱۹۸۸)

نیم ملاں خطرہ ایمان:

ایک اور حدیث ہے جس میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:۔'' علم باقی نہیں رہے گا۔ لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے۔ اُن سے دین کی باتیں پوچھیں گے اور وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم)

علما جاہل ہوں گے اور بغیر علم کے فتوے دیں گے۔ پاکستانی صدر کا بیان ہے کہ'' پاکستان میں تقریباً پچاس ہزار امام مسجد ہیں جن میں سے ۳۶ ہزار امام تعلیم یافتہ ہیں اور گیارہ ہزار کورے ان پڑھ ہیں''۔

(اخبار جنگ لاہور مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۸۵ء)

پس جس طرح نیم حکیم خطرہ جان ہوا کرتا ہے اسی طرح نیم ملاں خطرہ ایمان ہوتا ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے خلاف کفر بکنے والے بدبخت نام نہاد علما کی آنحضرت ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں اسلام میں یہ حیثیت و پوزیشن ہے ایسے میں بھلا کون ہے جو ان سے فتویٰ پوچھ کر اپنی عاقبت خراب کرنا چاہے گا۔ پس گانا بجانا ملاجی کا ہی ہے۔ یعنی سوال اور جواب خود ان کے اپنے ہیں۔ جناب مفتی صاحب کے جماعت احمدیہ کے خلاف بے شمار کفریہ فتوے ہیں یہ اپنے بزرگوں سے بھی ایک قدم آگے نکل گئے ہیں۔ یہاں تک کہ کفار مکہ سے بھی آگے بڑھ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اتنا بغض وعناد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہدی و مسیح موعودؑ اور آپؑ کی جماعت سے ان کے دل میں ہے کہ ایک قطرہ بھی اگر زمین پر گرے تو زمین بانجھ ہو جائے۔ اس کی ریڈایشن سے ہوا زہریلی ہو جائے مخلوق خدا کی زندگی دوبھر ہوجائے گی۔ بہرحال ان دیوبندی مولویوں مفتاحیوں ، مفتیوں کے خلاف دیگر اسلامی فرقوں کے فتووں میں سے ایک فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔ اس سے پہلے ایک لطیفہ ملاحظہ فرمائیں۔ مولوی تھانوی صاحب مرحوم سے کسی نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ! مولوی ہوکر لوگ جوتے چرا لیتے ہیں۔ دھینگا مشتی پر اُتر آتے ہیں۔ یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں ایسا کیوں ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: میاں مولوی چور نہیں بنتا چور مولوی بن جاتا ہے۔ یہ ان کی آپسی باتیں ہیں۔

دیوبندیوں کے خلاف فتویٰ:

(۱) لکھا ہے'' وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبادتوں میں تمام اولیا انبیا حتی کہ حضرت سید اولین وآخرین ﷺ کی اور خاص ذات باری تعالیٰ شانہ کی اہانت کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد و کافر ہیں اور ان کا ارتداد و کفر سخت سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ ایسا کہ جوان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد و کفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہیں جیسا مُرتد اور کافر ہے اور جو اس شک کرنے والے کے کفر میں شک کرے وہ بھی مرتد و کافر ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ان سے بالکل ہی محترز و مجتنب رہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی انکو نماز نہ پڑھنے دیں اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں۔ نہ ان کا ذبیحہ کھائیں اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں۔ نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں۔ یہ بیمار ہوں تو عیادت کو نہ جائیں۔ مریں تو گاڑنے توپنے میں شرکت نہ کریں۔ مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط واجتناب رکھیں...... اور یہ فتوے دینے والے صرف ہندوستان کے علما نہیں بلکہ جب وہابیہ دیوبندیہ کی عبارتیں ترجمہ کرکے بھیجی گئیں تو افغانستان و ہندو بخارا و ایران و مصر و روم و شام اور مکہ معظّمہ و مدینہ منورّہ وغیرہ تمام دیار عرب و کوفہ و بغداد شریف غرض تمام جہاں کے علما اہل سنت نے بالا تفاق یہی فتویٰ دیا ہے کہ ان عبارتوں سے اولیا انبیا اور خدائے تعالیٰ شانہ کی سخت سخت اشد اہانت وتوہین ہوئی ۔ پس وہابیہ دیوبندیہ سخت سخت اشد مرتد و کافر ہیں۔ ایسے کہ جو انکو کافر نہ کہے خود کافر ہوجائے گا۔ اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہوجائے گی۔ اور جو اولاد ہوگی وہ حرامی ہوگی اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی'' (خاکسار محمد ابراہیم بھاگلپوری باہتمام شیخ شوکت حسین منیجر کے جس برقی پریس اشتیاق منزل ۶۳ ہیوٹ روڈ لکھنؤ میں چھپا)

۲۔ اے سرکش منافقو اور فاسقو! تمہارا بڑا شاہ (اسماعیل شہید) یہ گمان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف عام انسانوں سے بھی کم ہے۔ رسول اللہ سے بغض وعداوت تمہارے منہ سے ظاہر ہوگئی۔ جو تمہارے سینوں میں ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے تم پر شیطان غالب آچکا ہے۔ اللہ تمہارے کفر سے غافل نہیں'' (الکوکبۃ الشہابیۃ از احمد رضا۔ صفحہ ۸ بحوالہ بریلویت مصنفہ امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید صفحہ ۲۵۲ طبع اوّل ۱۹۸۸ء المعہد الاسلامی السّلفی رچھا ضلع بریلی)

قارئین رہی بات ہماری کسی کو دھوکہ وفریب دینے کی تو عرض ہے ہم کیوں کسی کو دھوکہ وفریب دیں جبکہ آپ مولوی مفتی مفتاحی علماء دین کہلائے جانے والے خود دھوکہ میں مبتلا وفریب خوردہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر بٹھا کر اللہ تعالیٰ کے ہم مرتبہ خدائی میں شریک بنا کر توحید باری تعالیٰ میں رخنہ ڈال کر عیسائی پادریوں کے ہاتھ مسلمانوں کے خلاف مضبوط کئے اور عیسائیت کے مردہ پرست مذہب میں جان ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ علاوہ اس کے آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ لوگوں کی اصلاح ونجات اور غلبہ اسلام کیلئے آسمان سے اُتر کر آپ لوگوں میں آئیں گے جبکہ عیسائی قوم بھی آپ کی طرح منتظر ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر بفرض محال حضرت عیسیٰ علیہ السلام آ بھی جائیں تو کیا آپ کی مسجد میں اُتریں گے یا گرجا میں مراد عیسائیوں کے چرچ میں اُتریں گے؟ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے عقیدہ کے مطابق آپ کی مسجد میں اُتریں گے تو قرآن مجید کی ان دو آیات کو کیا کریں گے رسولاً الی بنی اسرائیل (ال عمران: ۵۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل (...... کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے، دوسری جگہ بھی قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کا یہ قول نقل کیا ہے یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم۔اے بنی اسرائیل میں صرف تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ان دو آیات کی موجودگی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ لوگوں کی طرف کیسے آسکتے ہیں؟ ہرگز ہرگز نہیں آسکتے جب تک کہ نعوذ باللہ من ذالک نعوذ باللہ من ذالک ان دو آیات کو قرآن مجید سے ہٹا نہیں دیتے۔ ایسی جسارت تو آپ نہیں کرسکتے۔ پس دو ہزار برس پہلے فوت شدہ بنی اسرائیل کے نبی و رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے منتظر ہونا اور اُمت محمدیہ سے بھی ایسے باطل عقیدہ کی پیروی کرانا نہ صرف خود آپ کے دھوکہ میں مبتلا ہونے کی دلیل ہے بلکہ آپ مولویوں کی اندھی تقلید میں اُمت محمدیہؐ بھی دھوکہ میں مبتلا و فریب خوردہ بن کر ایک حصہ آگ میں پڑی ہوئی ہے اور پھر عیسائی قوم سے آپ لوگوں کی قربت اسقدر بڑھ گئی کہ عیسائی پادریوں اور منادوں نے بلا جھجھک ڈنکے کی چوٹ پر آپ کے ملکوں میں عیسائیت کی تبلیغ و تبشیر سے ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کو مرتد بنا دیا انہوں نے اسلام کے زندہ خدا کو چھوڑ کر مردہ پرستی میں نجات تلاش کی وجہ اُس کی یہ ہے آپ مولویوں کے باطل عقائد و تنگ نظری و جبر نے اُن لوگوں کی راہنمائی کی ہے عیسائیت دیمک کی طرح پڑوسی ملک پاکستان میں خاموش کام کر رہی ہے چونکہ عیسائیت احمدیت کو اپنے لئے خطرہ سمجھتی ہے اس لئے عیسائی پادری بھی مولویوں کے ساتھ مل کر ختم نبوت کا راگ الاپتے رہتے ہیں۔ ان پادریوں کو وہاں کھلی چھوٹ ہے جبکہ جماعت احمدیہ پر تبلیغی پابندیاں ہیں پھر پادری کا ختم نبوت سے کیا لینا دینا وہ رسول اللہ ﷺ کو نہیں ہی مانتے۔مگر مولویوں کی وکالت ضرور کرتے ہیں۔یعنی پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانہ سے۔ یہاں بھی آپ لوگ دھوکہ میں مبتلا اور فریب خوردہ ہیں۔ایک طرف عیسائیت کا خاموش حملہ ہو رہا ہے دوسری طرف عیسائی فوجیں اسلامی ملکوں میں داخل ہوکر بمباری کرکے شہروں کو گرا کر مسلمان آبادیوں تہس نہس کرکے ویران قبرستان بناتی چلی جارہی ہیں اور مسلمان خود دشمنوں کا ساتھ دیکر اندر بلا رہے ہیں۔سونے پہ سہاگہ یہ کہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فرستادہ امام الزمان امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت نہیں جبکہ ان اندرونی و بیرونی فتنوں کیلئے وہی حکم اور عدل ہیں۔ ہنوز دلی دور است دلی ابھی دور ہے کے فریب خوردہ محاورہ پر عمل پیرا ہیں۔ تیسری طرف خود مولوی مفتی مفتاحی علمائے ربانی یا علمائے اسلام کہلانے والوں نے خودکش بم دھماکے کروائے ہیں اور مسلمان آبادیوں کو اور ویران نہتے بستے گھروں کو کھنڈرات میں بدلا ہے جبکہ اسلام میں خودکشی حرام ہے اور یہ اُن کی خدمت اسلام ہے پس اس طرح آپ لوگ خود دھوکہ میں مبتلا اور فریب خوردہ ہیں۔ چوتھی طرف آپ جیسے مولوی مفتی مفتاحی اسلام کو آبائی جاگیر سمجھ کر ٹھیکیدار بن بیٹھے ہیں ہر فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہے ہر مسلمان دوسرے فرقہ کے مولوی کے نزدیک کافر و مرتد و واجب القتل ہے۔ دائرہ اسلام میں مسلمان نہیں کافر و مرتد آباد ہیں اب مسلمان کوئی نہیں ہے۔ اسلام کے ان مولوی صاحبان میں سے جس کسی کے قبضہ میں کوئی عالیشان مسجد ہے وہ اپنی الگ ایک اُمت بنا کر بغیر دعویٰ کے نبوت چلا رہا ہے۔ کسی کو خاطر میں نہیں لاتا۔اُمت محمدیہؐ کا ان خودغرض سفاک مولویوں نے قیمہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ غالب نے کیا خوب کہا تھا

ملتیں جب مٹ گئیں اجزاے ایماں ہوگئیں

پس آپ خود دھوکہ میں مبتلا اور فریب خوردہ ہیں کہ آپ مسلمان ہیں جماعت احمدیہ کو کیا پڑی ہے کہ آپ کو دھوکہ و فریب دے۔مرے ہوؤں کو کون مارے گا۔پانچویں طرف یہ کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر قبروں کو سجدے کئے جارہے ہیں۔قبروں کی پرستش عام ہوگئی ہے۔قبروں سے منتیں مانگی جاتی ہیں۔ بت پرستی بڑھ رہی ہے۔ مندروں میں مسلمان مرد و خواتین پوجا کرتے ہیں چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں۔ دیوی ماں کے بت سے نرینہ اولاد و دیگر اشیا کی مرادیں مانگی جارہی ہیں۔ عیسائی چرچوں میں موم بتیاں مسلمان خواتین جلاتی اور دُعائیں مانگتی ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلمان لڑکیاں غیر مسلموں سے شادیاں کر رہی ہیں۔ غیر مسلموں سے ملنا ملانا عام بات ہوگئی ہے۔ غالباً مفتیوں کے دودھ پلانے والے فتوے کا اثر ہے۔ سسُر بہو سے زنا کر رہا ہے۔سگی سوتیلی خالہ سے نکاح ہوگیا ہے جسم فروشی عام سود خوری عام حرام خوری عام ہے۔مولوی مودودی صاحب کی سُنیئے فرماتے ہیں:۔

”بازاروں میں جایئے مسلمان رنڈیاں آپ کو کوٹھوں پر بیٹھی نظر آئیں گی“ اور ”مسلمان زانی“ گشت لگاتے ملیں گے۔جیل خانوں کا معائنہ کیجئے ”مسلمان چوروں“ ”مسلمان ڈاکوؤں“ اور ”مسلمان بدمعاشوں“ سے آپ کا تعارف ہوگا۔ دفتروں اور عدالتوں کے چکر لگایئے، رشوت خوری، جھوٹی شہادت جعل فریب، ظلم اور ہر قسم کے اخلاقی جرائم کے ساتھ آپ لفظ مسلمان کا جوڑ لگا ہوا پائیں گے۔ سوسائٹی میں پھرتے کہیں آپ کی ملاقات مسلمان شرابیوں سے ہوگی کہیں آپ کو مسلمان قمار باز ملیں گے مسلمان سازندوں، اور مسلمان گویوں اور بھانڈوں سے آپ دوچار ہوں گے بھلا غور کیجئے۔ یہ لفظ مسلمان کتنا ذلیل کر دیا گیا ہے۔اور کن کن صفات کے ساتھ جمع ہو رہا ہے۔مسلمان اور زانی، مسلمان اور شرابی مسلمان اور قمار باز، مسلمان اور رشوت خور! اگر وہ سب کچھ جو ایک کافر کرسکتا ہے وہی ایک مسلمان بھی کرنے لگے تو پھر مسلمان کے وجود کی دنیا میں حاجت ہی کیا ہے“ (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۲۸۔۲۹، زیر عنوان تحریک اسلام کا تنزل)

پس مفتیوں مولویوں مفتاحیوں سے گذارش ہے کہ برائے کرم ہوش کے ناخن لیں دھوکہ میں مبتلا فریب خوردہ تو آپ خود ہی مندرجہ بالا تحریر کی روشنی میں ہیں آپ لوگ خود کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ آپ مسلمان ہیں بھی کہ نہیں۔ مسجد کو مسجد کہنے کیلئے ہمیں کسی مفتی کے نام کے فتوے کی ضرورت ہے نہ اجازت کی۔فتوے تو کوڑیوں بک رہے ہیں گذشتہ دنوں نیوز چینلوں میں ان فتووں کی اور فتویٰ دینے اور فروخت کرنے والوں کی بہت بے عزت ہوئی ہے۔ مسلمانوں کا سر شرم سے جھک گیا تھا۔

لفظ مسجد سجدہ کرنے کی جگہ کو کہا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے بزرگوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں منافقین و مفسدین کی مساجد کیلئے بھی مسجد ہی کا لفظ استعمال ہوا ہے۔اب ہم تنگ نظر ملاؤں کو کیا کہیں کوئی کل سیدھی نہیں ہے مرغی کی ایک ٹانگ والا معاملہ ہے اے اللہ امت محمدیہ کو ان ملاؤں سے نجات بخش۔امام الزمان کی جماعت میں شامل ہونے کی مسلمانوں کو سعادت و توفیق دے۔

غافل ہے آج اپنے فرائض سے جو بشر
نقصان اس کو دین کا آتا نہیں نظر
اوروں کا ذکر چھوڑ کے خود سے ہے بے خبر
کچھ آخرت کی فکر نہ اللہ کا ہے ڈر

ایک دُعائیہ قطعہ

(عطاء المجیب راشد، لندن)

جب بھی ہو حضرتِ اقدس کا کوئی سجدہ دراز
فکر ہوتی ہے ہوا کون سا غم اتنا طویل
بھول کر ایسے میں میں اپنی مناجاتیں عطا
عرض کرتا ہوں کہ سن اُن کی مرے ربّ جلیل

(اللھم اید امامنا بروح القدس)

پاکستان میں مذہبی عدم رواداری میں تشویش ناک اضافہ
احمدیوں کی زندگی بنی اجیرن۔حقارت و طعنے ہی ملتے ہیں۔

ربوہ (پاکستان) ۱۵ جولائی (رائیٹر) یہاں ایک اشاعتی دفتر میں جس کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ پاکستان کے قدیم ترین اخبارات میں سے ایک ہے، کام کرنے والے ان الفاظ کیلئے کاپی اسکین کرتے ہیں جن کے استعمال کی اجازت نہیں۔ یہ الفاظ ’مسلم‘ اور ’اسلام‘ جیسے ہیں۔

حکومت مسلسل نگرانی کرتی ہے کہ اس اشاعت میں ہرگز ایسے الفاظ شامل نہ ہوں۔ یہ وضاحت اخبار ’الفضل‘ کا دفتر دکھانے والے اس گائیڈ نے کی جو رائٹر کے نامہ نگار کے ساتھ تھا۔ یہ اخبار پاکستان کے احمدیہ فرقے کا اخبار ہے۔اس ٹاؤن کا نام ربوہ ہے جسے احمدیوں نے اس وقت بسایا تھا جب ۱۹۴۷ء میں تقسیم کے موقع پر مسلمان تشدد کی زد میں آئے۔احمدیوں نے اس یقین کے ساتھ کہ وہ ہدایت پر ہیں پنجاب کے ایک بنجر علاقے کا اس امید کے ساتھ انتخاب کیا کہ یہ علاقہ سرسبز ہوجائے گا۔

خوشحال اور تعلیم یافتہ احمدیوں نے یہاں دریا اور ریلوے لائن کے قریب خیموں اور جھونپڑیوں میں رہنا شروع کیا۔آج یہ ٹاؤن کوئی ۶۰ ہزار لوگوں کے ساتھ اولمپک سائز سوئمنگ پل، ایک فائر سروس اور ایک عالمی معیار کے دل کا ہسپتال بھی رکھتا ہے۔

۱۹۷۰ کی دہائی میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔اس کے بعد بھی پاکستان بھر میں ان کے خلاف تشدد بڑھتا رہا۔پاکستانی احمدیوں کے امیر مرزا خورشید احمد کے مطابق حالات بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں اور گذشتہ دس برسوں میں مذہبی عدم رواداری تشویشناک حد تک بڑھی ہے۔ چونکہ ربوہ قرآنی لفظ ہے اس لئے صوبائی حکومت نے اس ٹاؤن کا نام بدل کر چناب نگر کر دیا ہے۔ یہ ٹاؤن اب اپنے آپ کو اُونچی دیواروں اور خاردار تاروں کے حصاروں کے درمیان چھپانے میں لگا ہے کیونکہ پولیس والوں نے اس ٹاؤن کے لوگوں کو بتایا ہے کہ ان پر فدائی بمبار اور دوسرے مسلح فدائی حملہ کرنے والے ہیں۔

گزشتہ مئی میں لاہور میں احمدیوں کی دو مساجد میں ۸۶ لوگ مارے گئے تھے۔ پنجاب کے دیگر علاقوں میں بھی احمدیوں پر حملے کئے گئے۔ بہت سارے احمدی ’ربوہ‘ چلے گئے جہاں ان کے فرقے کے لوگوں نے انہیں سستے گھروں میں پناہ دی اور ان کی مالی مدد بھی کی۔ پناہ گزینوں میں شامل پندرہ سالہ اقراء نے بتایا کہ نریوال میں اس کے پیشے سے دکاندار والد کو گزشتہ سال خنجر مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ بھائی نے بچانے کی کوشش کی تو اسے زخمی کر دیا۔ بعدازاں پولیس نے قاتل کو مسجد میں چھپایا جہاں علماء نے اس سے کہا کہ ’احمدی‘ واجب القتل ہیں۔

احمدی اپنے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں جنہوں نے ۱۹ ویں صدی میں قادیان میں امن و انصاف والے حقیقی اسلام کے احیا کی پکار دی تھی۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ وہ اپنی آمد کے اعتبار سے مسیح ثانی ہیں اور مسلمانوں کو صراط مستقیم پر واپس لانے کیلئے آئے ہیں۔ احمدیوں کی زندگی اجیرن بن گئی ہے۔ انہیں حقارت و طعنوں کے سوا کچھ نہیں ملتا۔

(بشکریہ ہند سماچار جالندھر مورخہ 16.7.2011 صفحہ 4)

شہزادہ پرنس ایڈورڈ کی احمدیہ مسجد لندن تشریف آوری

مورخہ ۷ جولائی ۲۰۱۱ء کو برطانیہ کے شہزادہ پرنس ایڈورڈ مسجد فضل لندن واقع ساؤتھ ویسٹ لندن تشریف لائے۔ مسجد فضل لندن عوام میں ''لندن مسجد'' کے نام سے بھی مشہور ہے اور یہ لندن کی سب سے پرانی مسجد ہے۔

پرنس ایڈورڈ 11:20 پر مسجد میں تشریف لائے۔ آپ کا استقبال احمدیہ مسلم جماعت کے روحانی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اور احباب جماعت نے کیا۔ شہزادہ صاحب نے مسجد کی تاریخ پر مشتمل نمائش ہال اور ساتھ لگے باغیچوں کو بھی دیکھا۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزت مآب شہزادہ کو پاکستان میں جماعت پر ہونے والے مظالم اور پاکستان میں جماعت کے خلاف لاگو کئے جانے والے آرڈیننس کے بعد اسے جماعت احمدیہ کے لندن میں قیام کے بارے میں بتایا۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ برطانیہ کے امیر مکرم رفیق حیات صاحب نے عزت مآب شہزادہ کو ماڈرن میں واقع احمدیہ مسجد کی زیارت کی دعوت دی۔ اس موقع پر ونڈزوتھ کے میئر کونسلر جین کوپر اور دیگر معززین بھی شریک تھے۔ (رپورٹ: عابد خان صاحب۔ پریس سیکرٹری احمدی مسلم جماعت انگلستان)

جلسہ یوم خلافت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۷ مئی کو ہندوستان بھر کی مندرجہ ذیل جماعتوں میں جلسہ یوم خلافت بڑے شایان شان طریق پر منایا گیا۔

جماعت احمدیہ اودے پور کٹیا، کٹک، دہلی، ولسن گارڈن بنگلور، کرڈاپلی، نرسنگ پورہ، جھارکھنڈ، سورب، کرناٹک، بھوانی، ہریانہ، کوٹ پلہ اڑیسہ، گلبرگہ شمالی کرناٹک، حیدرآباد، پورٹ بلیئر انڈیمان، سکندرآباد، برہ پورہ بہار، فیض آباد کالونی سرینگر، ممبئی، جلپائی گوڑی بنگال، ہاری پاری گام کشمیر، بلاری کرناٹک، ماندوجن کشمیر، جے گاؤں، ساپچی بھوٹان، چارکوٹ، راجوری، کانپور، گولگیرہ کرناٹک، شاہجہانپور، مڈی کیری کرناٹک۔ میٹھیا، ساٹھی، رام پور کھجوریا، ساریا سرکل بیتیا، لدھیانہ، مالیرکوٹلہ، داتا واس لدھیانہ، رام پورہ پھول، سستی سرسی والا، برنالہ، کوڑہ کوڑا، ڈھول پور، بھدرک، سورب، شولاپور، مہاراشٹر، مرشد آباد بنگال، ڈھنکا نال اڑیسہ، کرنال ہریانہ، فتح آباد ہریانہ، بلند پور، کٹاکش پور، کوئمبٹور، امروہہ۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ان تمام مقامات پر ہونے والے جلسہ ہائے یوم خلافت کے شاندار نتائج برآمد فرمائے اور ان کے نتیجہ میں سعید روحوں کو حق کو پہچاننے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

نظام آباد (حیدرآباد) مورخہ ۲۴ اپریل کو سیٹھ محمد سہیل صاحب زونل امیر کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ مختلف سیاسی شخصیتوں نے شمولیت اختیار کی۔ جلسہ میں سیرۃ النبیؐ کے مختلف پہلوؤں کو تقاریر کے ذریعہ نہایت احسن رنگ میں کیا گیا۔ جس کا غیر مسلم شاملین پر اچھا اثر ہوا۔ اللہ کرے اس کے بہترین نتائج جماعت کے حق میں ظاہر ہوں۔ آمین۔ (ایچ ناصر الدین مبلغ سلسلہ)

تیماپور: ۲۳/اپریل تا ۲۹ اپریل ۲۰۱۱ء کو جماعت احمدیہ تیماپور میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ اس جلسہ میں ساتوں دن قرآن مجید کے موضوع پر علماء کرام نے تقاریر یں کیں۔ آخری دن اطفال و ناصرات میں مقابلہ حسن قرآن بھی ہوا جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

(نورالحق خان مبلغ سلسلہ تیماپور)

ممبئی مہاراشٹر: مورخہ ۱۸/اپریل ۲۰۱۱ء تا ۲۴ اپریل ۲۰۱۱ء جماعت احمدیہ ممبئی میں ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ مورخہ ۱۸/اپریل کو حلقہ نالا سپارہ میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد ہوا۔ اس موقع پر مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ ہفتہ بھر علاقہ کی مساجد میں درس القرآن کا انتظام کیا گیا ممبئی مشن ہاؤس میں بھی ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے اور قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (شیخ اسحاق، مبلغ انچارج مہاراشٹر)

گولگیرہ: (کرناٹک) مورخہ 12.4.11 تا 10.5.11 تک ایک ماہ کا اطفال کا کیمپ منعقد ہوا جس میں کرناٹک کے چاروں سرکلوں کے ۵۹ بچے شامل ہوئے۔ روزانہ نماز تہجد سے اس کا آغاز ہوتا۔ اس کیمپ میں بچوں کو عام معلومات کے علاوہ سادہ نماز، قرآن کریم ناظرہ سکھایا گیا۔ اس کے علاوہ اس کیمپ میں بچوں کے ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ آخر پر طلباء کا امتحان بھی ہوا۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات اور امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

(فضل الٰہی انچارج احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر۔ گولگیرہ)

(بلاری) کرناٹک کا پہلا مقامی اجتماع

مورخہ 8.5.11 کو نماز تہجد کے ساتھ اجتماع کے پروگراموں کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ساڑھے بارہ بجے افتتاحی تقریب کے بعد علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ شام ساڑھے تین بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد اجتماع کا اختتام ہوا۔ (نوراحمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ بلاری، کرناٹک)

تربیتی جلسہ جاگو سرکل پٹیالہ

جاگو: مورخہ ۲۲ اپریل ۲۰۱۱ کو جماعت احمدیہ جاگو سرکل پٹیالہ میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مرکز کی طرف سے بھی نمائندگان تشریف لائے۔ الحمدللہ۔ یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔

کوڈواپور: مورخہ 1.5.11 کو کوڈواپور میں ایک نئی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ جس میں شہر کے معززین کے علاوہ 315 افراد شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اسلام کی ترقی کا باعث بنائے۔ آمین۔

(شاکر حسین صدر جماعت کوڈواپور)

ترپورہ: مورخہ 10.5.11 سے 20.5.11 تک جماعت احمدیہ تروپور میں لجنہ اماء اللہ کا دس روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا جس میں تروپور کی لجنات کے علاوہ جماعت احمدیہ Edude کی لجنات بھی شامل ہوئیں۔ مختلف عنوانات پر گفتگو ہوئی اور کلاسز لگائی گئیں۔ الحمدللہ یہ کیمپ بہت کامیاب رہا۔

(مصدقہ ادریس صدر لجنہ اماء اللہ ترپور)

تربیتی کیمپ آگرہ

مورخہ 15.6.11 تا 21.6.11 سرکل آگرہ سجان ضلع ہاتھ اس میں ایک ہفتہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا جس میں پچیس بچوں نے شمولیت اختیار کی۔ روزنہ نماز تہجد، درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ مورخہ 21.6.11 کو اختتامی تقریب میں بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ محترم مظفر احمد صاحب امروہی کے افتتاحی خطاب و دُعا کے بعد تربیتی کیمپ کا اختتام ہوا۔

درخواست ہائے دُعا

خاکسار کی بیٹی بریۃ الھبہ نافعہ عمر ڈیڑھ سال ایک ہفتہ سے لگاتار بخار سے بیمار ہے، جس کی وجہ سے بہت کمزوری ہوگئی ہے بچی کی کامل شفایابی کیلئے احباب کرام سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔

(عبدالباسط چنتہ کنٹہ، منڈل، ضلع محبوب نگر۔ آندھرا پردیش)

☆......میری والدہ محترمہ محمودہ صاحبہ بنت سیٹھ محمد معین الدین مرحوم جن کو پچھلے چار سالوں سے پیٹ کے کینسر کی تکلیف ہے اور حیدرآباد میں زیر علاج ہیں۔

☆......مکرم جناب شفی اللہ صاحب امیر جماعت بنگلور اور اُن کی اہلیہ محترمہ رضیہ صاحبہ پچھلے ڈیڑھ سال سے شدید بیمار ہیں۔ اُن کی کامل شفایابی کیلئے خاص دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دُعا ہے۔

☆......محترم سلیم اللہ صاحب ولد محترم شفی اللہ صاحب امیر جماعت بنگلور کی طبیعت پچھلے کچھ دنوں سے ناساز ہے۔ کمزوری شدید ہے۔ گال بلیڈر کے قریب زخم ہے ڈاکٹروں نے فوراً آپریشن تجویز کیا ہے۔ موصوف کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (امۃ البصیر افضال حیدرآباد دکن)

☆......خاکسار کی بچی عزیزہ مبین بیگم صاحبہ طالب علم ہے M.B.B.S کا چوتھا سال قریب الختم ہے اور ایک سال باقی ہے تعلیم مکمل ہونے کیلئے اور اعلیٰ کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح خاکسار کی ایک بچی عزیزہ شاہین بیگم صاحبہ بوجہ کینسر پچھلے دنوں وفات پا گئی ہے۔ اُن کا ایک بچہ اور ایک بچی ہے۔ دونوں چھوٹے ہیں۔ اُن کی صحیح رنگ میں تربیت پانے کیلئے نیز بچی کی مغفرت و درجات کی بلندی کیلئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ (ظہور احمد چنتہ کنٹہ)

اعلاناتِ نکاح

☆......مورخہ ۲۵/ستمبر ۲۰۱۱ء کو بعد نماز عصر خاکسار نے عزیزہ نجمہ بانو بنت مکرم عاشق علی صاحب ساکن ککرا ضلع ہردوئی کا نکاح عزیزم علیم خان صاحب ابن مکرم مقصود خان صاحب ساکن ننگلہ گھنو ضلع ایٹہ یوپی کے ساتھ مبلغ 51 ہزار روپے پر بمقام ککرا میں پڑھا۔ اعانت بدر ادا کرتے ہوئے قارئین بدر سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (محمد ایوب خان سرکل انچارج آگرہ)

☆......مورخہ 1.7.11 کو خاکسار نے مکرم محمد حامد صاحب ابن مکرم محمد نذیر صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ غزالہ پروین بنت مکرم عبد الرشید مُلّا ساکن رام باغ، بھگوان گولہ مرشد آباد مغربی بنگال مبلغ ایک لاکھ اکتالیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے باعث برکت ہو۔

مورخہ 3.7.11 کو عزیزہ شمع نور بنت مکرم برکت علی انصاری ساکن گُریا کا نکاح عزیزم شفیع الدین ابن

مکرم گوہرے انصاری ساکن محی الدین پور ضلع سیتا پور کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج یوپی نے بمقام گنیش پور کُریا میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے باعث برکت بنائے۔ آمین (محمد ایوب خان ۔سرکل انچارج، آگرہ)

☆......مورخہ ۳ جولائی ۲۰۱۱ء کو محترم عبدالرحمٰن خان صاحب مبلغ سلسلہ گلبرگہ نے عزیزی آمنہ نِگار سلمہا بنت محمد عبداللہ صاحب اُستاد گلبرگہ کا نکاح ہمراہ عزیزم سید فضل ودود سلمہ ولد سید صادق صاحب مرحوم آف خوردہ۔ اُڑیسہ کے ساتھ بعوض مبلغ ایک لاکھ ایک صد روپے حق مہر پر پڑھایا۔

تمام قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت و مثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو فریقین کیلئے باعث برکت ہو۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (محمد عبداللہ اُستاد زعیم انصاراللہ گلبرگہ)

ولادت

مورخہ ۱۴؍جون ۲۰۱۱ء بروز منگل اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے ہاں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ازراہ شفقت فاتح الدین تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محترم غلام نعیم الدین صاحب کا پوتا اور محترم وسیم احمد صاحب ٹی سنڈیکٹ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور والدین اور جماعت کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (غلام محی الدین ندیم، سعید آباد۔ حیدر آباد)

جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ

فتح آباد: مورخہ 25 تا 26 مئی کو ہریانہ کی جماعت احمدیہ رتن گڑھ۔ سمین۔ کرڈان میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا جس میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے شیریں ثمرات پیدا کرے۔ آمین۔

خون ڈانگا: مورخہ 6 تا 11 مئی 2011 خونڈانگا سرکل بنگال کی مختلف جماعتوں میں جلسے منعقد کئے گئے جن میں موسیٰ گرام، کنکروپور، تانارپور، خانہ وغیرہ کی جماعتوں میں خصوصی جلسے ہوئے اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ (قاضی طارق احمد شاہد، سرکل انچارج)

ہماچل: ماہ مئی ۲۰۱۱ میں ہماچل کی مندرجہ ذیل جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ و تربیتی اجلاس منعقد ہوئے۔ باتھو، کھبلی، بالوگلا۔ شاہ تلائی، ڈنگوہ، ٹھٹھل، کھجن۔ جوالہ مُکھی۔ (نذیر احمد مشتاق، مبلغ انچارج ہماچل)

بنگلور: موخہ ۲۷ مئی ۲۰۱۱ کو شہر کے مختلف علاقوں کو حلقہ وار تقسیم کر کے مختلف ٹیموں کو تبلیغ کے لئے بھیجا جاتا رہا۔ ہر روز نماز تہجد باجماعت اور درس ہوتا رہا۔ اس کے نتیجہ میں مخالفت کا بھی بازار گرم رہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا کرے اور جماعت کو ہر شر سے بچائے۔ (محمد کلیم خان، سرکل انچارج)

کٹک: مورخہ یکم جون تا ۱۵ جون پندرہ روزہ تربیتی کیمپ واقفین نو و واقفات نو مقامی جماعت احمدیہ کیرنگ منعقد کیا گیا۔ عام طلباء و طالبات کو تین گروپ میں تقسیم کر کے کلاس لگائی گئیں جس میں قرآن کریم ناظرہ، حدیث حفظ، اردو پڑھنا لکھنا، حفظ قصیدہ، دینی معلومات، نماز و دعائیں سکھائی گئیں۔ اس موقعہ پر ایک اجتماع بھی منعقد کیا گیا۔ جس میں نصاب کا امتحان بھی لیا گیا اور اس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ (امجد خان، زونل سیکرٹری وقف نو کٹک زون)

کوٹ پلہ: مورخہ 23.6.11 کو زیر صدارت مکرم محمد احمد خان صاحب جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا جس میں سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ (کمال الدین خان معلم کوٹ پلہ، اڑیسہ)

☆......مورخہ 7.7.11 تا 13.7.11 تک ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا ہر دن مختلف عنوان پر تقاریر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کی ہر آن مدد فرمائے۔ (کمال الدین خان معلم، کوٹ پلہ اڑیسہ)

کشمیر: ۳ مئی کو جماعت احمدیہ آسنور کشمیر میں Dr. Abdul Salam Saminar کا انعقاد کیا گیا جس میں کشمیر کے بڑے بڑے ڈاکٹر صاحبان، پروفیسر صاحبان، انجینئرز، اور سوسائٹس نے حصہ لیا۔ اس سیمینار جس میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارے میں بتایا گیا۔

(طارق حسین میر، زونل قائد مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر)

سرکل کرشنا آندھرا: مورخہ 22.5.11 بروز اتوار زیر صدارت محترم شیخ کریم صاحب صدر جماعت احمدیہ جنکلہ پالم کے تحت ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں عبادات کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ (شیخ یعقوب علی معلم جنکلہ پالم۔ آندھرا)

ہفتہ خدمت خلق یادگیر

مورخہ ۲۲ مئی تا ۲۷ مئی مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کے زیر اہتمام ہفتہ خدمت خلق منایا گیا جس میں غربا کی امداد، عطیہ خون، مریضوں میں ادویات اور پھل وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ مورخہ ۴ اور ۵ جون کو سالانہ زونل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ یادگیر میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو

بقیہ: رمضان المبارک کی اہمیت و برکات از صفحہ 10

میں گھر کر جائے۔ اے میرے خدا میری قوم کو تمام ابتلاؤں اور دُکھوں سے بچا اور قسم قسم کی مصیبتوں سے انہیں محفوظ رکھ۔

ان میں بڑے بڑے بزرگ پیدا کر۔ یہ ایک قوم بن جائے جو تو نے پسند کر لی ہو۔ اور یہ ایک گروہ ہو جس کو تو......اپنے لئے مخصوص کر لے۔ شیطان کے تسلط سے محفوظ رہیں اور ہمیشہ ملائکہ کا نزول اُن پر ہوتا رہے۔ اس قوم کو دین و دُنیا میں مبارک کر مبارک کر۔ آمین ثم آمین یارب العالمین۔

اس کے بعد میں اپنے لئے اپنے بھائیوں کیلئے، اپنی والدہ کیلئے، اپنی ہمشیروں کیلئے، اپنے دوستوں کیلئے اور اُن لوگوں کیلئے جن کا نام نیچے لکھتا ہوں، دُعا کرتا ہوں اور نہایت عاجزی سے دُعا کرتا ہوں کہ ہم کو دین و دُنیا میں مبارک کر، نیک کر، پاک کر، اپنے لئے چن لے۔ ہدایت کا پھیلانے والا بنا۔ اسلام کا خادم بنا اور صحت و پاک عمر عطا فرما۔ ہم اسلام پر مریں اور تو ہماری وفات کے وقت ہم پر خوش ہو، اور ہماری عمر تیری ناراضگی سے پاک ہو، پھر میں خاص طور سے خلیفہ وقت کیلئے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے ربّ اُن کے علم و فضل میں ترقی دے۔ اُن کو اپنے کام میں کامیاب کر اور ہر قسم کے دُکھوں سے بچا، اُن کی تدابیر میں برکت ڈال اور اُن راہوں پر چلا جو اسلام کی ہوں۔ میری اس دُعا کو اس جگہ نقل کرنے سے یہ عرض ہے کہ شاید کوئی نیک رُوح فائدہ اُٹھائے اور اس مبارک مہینہ میں خاص طور پر جماعت احمدیہ اور اسلام کی ترقی کیلئے دُعاؤں میں لگ جائے۔ میں آخر میں پھر اپنے احباب پر زور دیتا ہوں کہ اس وقت کو ضائع مت کرو۔ رات کو خدا کے حضور چلاؤ اور دِن کو صدقہ کرو۔ یہ ایک ایسی تدبیر ہے کہ اگر تم میں سے ایک جماعت سچے دِل سے ایسا کرنے والی نکل آئے تو خدا اپنے پاک کلام میں کامیابی کا وعدہ دیتا ہے۔

پس کون بدبخت ہے جس کو خدا کے وعدوں پر اعتبار نہ ہو۔ خدا کرے کہ ہم لوگوں میں وحدت پیدا ہو اور ہم کو نیک اعمال اور دُعاؤں کی توفیق ملے اور ظلمت کے دِن دُور ہو کر اسلام کا نورانی چہرہ دُنیا پر ظاہر ہو۔ آمین یاربّ العالمین۔ (سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ ۳۰۹ تا صفحہ ۳۱۲)

مکرم مشہود احمد سہیل گلبرگی نے مع ترجمہ سنائی اس کے بعد ایک نظم مکرم زبیر احمد دنڈوتی نے بڑی خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔ تلاوت کے بعد عہد خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ نائب صدر صاحب نے دہرایا۔ اس موقعہ پر خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اس اجتماع کی کل حاضری ۳۵۰ تھی۔ تمام خدام و اطفال نے سبھی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ (مسرور احمد دنڈوتی۔ زونل قائد نارتھ کرناٹک، یادگیر)

حکام کو جماعت احمدیہ کا تعارف

یکم جولائی ۲۰۱۱ بروز جمعۃ المبارک ولسن گارڈن بنگلور کی طرف سے ایک تعارفی پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں ولسن گارڈن کے سرکردہ افراد کو بلایا گیا۔ اس میں جماعت احمدیہ کے نمائندگان کو بھی مدعو کیا گیا۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور کی ہدایت پر خاکسار اور مکرم برکات احمد صاحب سلیم میٹنگ میں حاضر ہوئے۔ اس میٹنگ میں پانچ صد سے زائد افراد نے شمولیت کی۔ آخر پر حکام کو جماعت احمدیہ کا لٹریچر بھی دیا گیا۔

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج بنگلور)

درخواست دُعا

خاکسار کی خوشدامنہ محترمہ حفصہ بیگم زوجہ مکرم مرزا احسن احمد بیگ صاحب ساکن حمایت نگر، حیدرآباد ایک لمبے عرصے سے شوگر کے عوارض کے سبب مستقل فریش ہیں۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب سے اُن کی جلد از جلد کامل و عاجل شفایابی کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (کرشن احمد قادیان۔ کارکن بدر)

مجلس انصاراللہ کا ماریڈی کا اجتماع

چنداپور کاماریڈی: مورخہ ۲۴؍جون ۲۰۱۱ کو مجلس انصار اللہ کا ایک مشترکہ اجتماع منعقد ہوا جس میں انصار بزرگان کے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ اختتامی تقریب محترم محمد امین الرحمٰن زعیم انصاراللہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔ (ایچ ناصر الدین)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

تحریک جدید اور رمضان المبارک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید اور ماہ رمضان المبارک کی چار اہم مناسبتوں یعنی سادہ زندگی مشقت کی عادت استقلال اور دُعا پر بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا:۔

”......اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت اور مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کیلئے آتا ہے۔ پس جس غرض کیلئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرو...... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کے اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا ہے کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اُوپر وارد رکھو اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں“۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ نومبر ۱۹۳۸ء)

اسی تسلسل میں حضور رضی اللہ عنہ نے ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء کو ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے آخر میں جماعت کو چندہ دہندگان تحریک جدید کے لئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

”رمضان کا جو آخری عشرہ آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کیلئے شکریہ اور آئندہ کے لئے طاقت کے حصول کیلئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں۔ اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے والے کیلئے دعا کرے کہ اس نے شوکت دین اور مضبوطی سلسلہ کے لئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔ اور اس کیلئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔ اسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔ آمین“ (الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ نمبر ۴)

روزنامہ الفضل قادیان مجریہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۸ء میں شائع شدہ اعلان کے مطابق مخلصین جماعت کا شروع سے یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہر سال ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صدفی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جب کہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں قدم رکھنے والے ہیں جملہ مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ابھی سے اپنی کمر ہمت کس لیں اور ۱۵ رمضان المبارک یعنی مورخہ ۱۶ اگست تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جملہ امراء و صدران جماعت اور سرکل انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صدفی صد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں ۱۶ اگست سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور ۲۳ اگست تک بذریعہ فیکس وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوانے کی زحمت فرمائیں۔ تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست ۲۹ رمضان کی اجتماعی دُعا کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

ضروری سرکلر شعبہ اعتماد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

جملہ قائدین مجالس / مبلغین کرام / سرکل انچارج صاحبان / معلمین کرام

متوجہ ہوں

سرکلر ہذا کے ذریعہ جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر سال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے موقع پر ہندوستان بھر کی مجالس کے مابین سال بھر کی **کارکردگی کا موازنہ** کیا جاتا ہے اور اول آنے والی مجلس کو علم انعامی اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دستخط شدہ سندات سے نوازہ جاتا ہے۔ امسال بھی ہندوستان بھر کی مجالس کے درمیان کارگزاری کا موازنہ کیا جانا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ سے درخواست ہے کہ 20 جولائی 2010ء تک کسی بھی صورت میں اپنے زون / مجلس کی **مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ کی سالانہ کارگزاری رپورٹ اور ماہ جون کی رپورٹ** تیار کر کے مرکز کو بھجوا دیں تاکہ آپ کی مجلس / زون کی رپورٹ کو موازنہ میں شمار کیا جا سکے۔

مجلس شوریٰ: تجاویز برائے مجلس شوریٰ : سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقع پر منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ کے سلسلہ میں تحریر ھیکہ ہندوستان بھر کی مجالس میں بیداری اور تیزی پیدا کرنے کے سلسلہ میں آپ کے ذہن میں یا کسی ممبر کے ذہن میں کوئی تجویز ہو تو مجلس عاملہ میں تجاویز پیش کر کے مجلس عاملہ کی سفارش کے ساتھ اپنی تجاویز مرکز کو بھجوائیں تاکہ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بروقت منظوری حاصل کی جا سکے۔

نمائندگان شوریٰ کا انتخاب: مجلس شوریٰ کے لئے قواعد کے مطابق 20 خدام یا 20 خدام کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب کیا جاتا ہے۔ نامزد کئے جانے والے ممبر کو شوریٰ میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جن خدام نے سالانہ اجتماع میں قادیان آنا ہوتا ہے یا جو خدام قادیان آتے ہیں انہی کو نمائندہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو درست نہیں ہے۔ ہاں اگر انہی خدام کو جنہوں نے قادیان میں سالانہ اجتماع میں شرکت کرنی ہے شوریٰ کے لئے نمائندہ منتخب کرنا ہے تو اسکے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی مجلس کا اجلاس عام بلائیں اور اس میں جملہ ممبران کی متفقہ رائے سے ان خدام کو شوریٰ کے لئے ممبر منتخب کریں جنہوں نے سالانہ اجتماع میں شرکت کرنی ہے۔ بحر حال انتخاب کی کاروائی کی جانی ضروری ہے۔ اسی طرح کوئی دوسرا خادم قائد مجلس کا نمائندہ نہیں بن سکتا۔ اگر قائد مجلس خود شوریٰ میں شریک نہیں ہو سکتا تو اس کی جگہ بھی نمائندہ کا انتخاب کرایا جائے۔ اور قائد مجلس کی طرف سے اجتماع سے قبل منتخب ممبران کی فہرستیں اپنی تصدیق کے ساتھ مرکز کو ارسال کی جائیں۔

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے قواعد کے مطابق امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے موقع پر منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ میں آئندہ دو سال کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب عمل میں لایا جانا ہے۔ اس لحاظ سے بھی امسال کی شوریٰ کی خاص اہمیت ہے۔ لہٰذا جملہ قائدین سے درخواست ھیکہ وہ امسال زیادہ سے زیادہ ممبران مجلس شوریٰ کو سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بتاریخ 20,19,18 اکتوبر شریک کرنے کی کوشش کریں۔ مجلس شوریٰ کا انعقاد انشاء اللہ سالانہ اجتماع کے آخری دن بتاریخ 20 اکتوبر بروز جمعرات ہوگا۔

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت میں شمولیت: انشاء اللہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت بتاریخ **20,19,18 اکتوبر** بروز **منگل، بدھ، جمعرات** قادیان دارالامان میں شایان شان طریق پر منعقد کیا جائیگا۔ اجتماع کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کے سلسلہ میں سال کے شروع میں ہی سرکلر بھجوایا جا چکا ہے۔ آپ اپنے زون / مجلس سے کم از کم 60 فیصد خدام و اطفال کو اس روحانی اجتماع میں شریک کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور امسال آپ کو اپنی مجلس / زون سے زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو قادیان دارالامان میں منعقد ہونے والے سالانہ اجتماع میں شریک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ: جملہ مبلغ انچارج صاحبان / سرکل انچارج صاحبان و معلمین کرام سے درخواست ھیکہ سرکلر ہذا قائدین مجالس تک پہنچائیں اور اس کے مطابق زیادہ سے زیادہ عمل درآمد کرانے کی کوشش کریں۔

شمیم احمد غوری

قائمقام معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091)1872-220757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 28 July 2011 Issue No. 30

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

مہمان نوازی فقط دنیاوی فریضہ ہی نہیں بلکہ ایمان کا جزو ہے

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15 جولائی 2011 بمقام جرمنی۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مہمان نوازی کی اہمیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہ ابن السبیل کا ذکر کرتے ہوئے مسافروں کو ان کا حق دینے کا حکم فرمایا ہے اور قرآن مجید میں ایک دوسری جگہ حضرت ابراہیمؑ کے ذکر میں فرمایا کہ جب مہمان ان کے پاس آئے تو آپؑ نے فوراً بھُنا ہوا بچھڑا پیش کیا پھر ہمارے آقا حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ مہمان کی تکریم کرے یعنی مہمان کی تکریم بھی ایمان کا حصہ ہے۔ پس مہمان نوازی کرنا صرف دنیاوی فریضہ نہیں بلکہ ایمان کی علامت ہے۔ تکریم کا مطلب ہے بہت زیادہ عزت و احترام کرنا اور ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے مہمان کا جائز حق ادا کریں۔ عرض کیا گیا جائز حق کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ایک دن اور ایک رات۔ حضورؐ نے فرمایا بے شک تین دن تک مہمان نوازی فرض ہے مگر بعض حالات میں کئی دنوں تک بھی آپؐ نے مہمان نوازی فرمائی ہے۔ ان احادیث میں بنیادی نکتہ آپؐ نے یہ فرمایا ہے کہ مہمان نوازی مکمل عزت واحترام کے ساتھ کی جائے اور عزت و احترام مہمان کا حق ہے۔ آپؐ کامل شریعت اور مکمل احکامات لیکر آئے تھے اس لئے آپؐ نے ہر طرح کے لوگوں کا حق ادا کیا ہے۔

حضور انور نے میزبانوں اور ڈیوٹیاں دینے والے کارکنان کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ مہمان نوازی کا وصف اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والوں کی نشانی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا یہ بتانا کہ مسافروں کو ان کا حق دو ہم پر یہ فرض کر دیتا ہے کہ ہم مہمان نوازی کے وصف کو اپنائیں صرف جلسے کے دنوں میں ہی نہیں بلکہ عام دنوں میں بھی احمدی مسلمانوں کا وصف مہمان نوازی ہونا چاہیئے۔ آج جلسہ کے حوالہ سے بات ہو رہی ہے اس لئے ہر کارکن اور جس گھر میں مہمان ٹھہرے ہیں ان کو چاہیئے کہ مہمان کی عزت کریں۔ اگر عام مسافروں کا حق اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے تو پھر اللہ کیلئے سفر کرنے والوں کی عزت اور زیادہ ہونی چاہیے۔ اگلے جمعہ سے جلسہ سالانہ برطانیہ ہے۔ اس لئے دور دراز سے مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی ہے۔ ان کی بہت عزت کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر سفر کرنے والے مسیح محمدی کے مہمانوں کی حتیٰ المقدور عزت اور مہمان نوازی کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں دنیا میں جماعتیں قائم ہیں۔ وہاں حضرت مسیح موعودؑ کے لنگر خانہ کا بھی انتظام ہو گیا ہے۔ لندن میں ربوہ کے بعد لنگر کا وسیع انتظام خلیفہ وقت کی موجودگی کی وجہ سے ہے۔ گو ربوہ اور قادیان کا لنگر بھی وسیع ہے مگر وہاں مستقل عملہ ہے لیکن یہاں بڑی خوبی رضا کارانہ کام کرنے والوں کی ہے۔ جو سالوں سے خوشی سے لنگر کی خدمت کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سال بھی تمام کارکنان کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ کے انتظامات سے جو ہمارے کارکنان کرتے ہیں باہر سے آئے غیر از جماعت احباب ہمیشہ متاثر ہوتے ہیں۔ یہ میزبان کارکنان آئندہ بھی اپنے بارہ میں اس تاثر کو قائم رکھنے کی کوشش کریں جو تبلیغ کا ایک ذریعہ بنتا ہے۔ اس لحاظ سے ہر کارکن احمدیت کی عملی تبلیغ کرتا ہے۔ لنگر کے علاوہ بھی جو ڈیوٹیاں ہیں ان کا بھی حتی الوسع حق ادا کرنے کی کوشش کریں تاکہ کسی بھی جگہ فرض کی ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا ان باتوں کے بعد میں حضرت مسیح موعودؑ کی مہمان نوازی کے متفرق واقعات پیش کروں گا۔ ہر روایت میں ایک چیز مشترک ہے کہ مہمان کا آپؑ بہت عزت و احترام کیا کرتے تھے۔

شیخ اصغر علی صاحبؓ ولد شیخ بدر الدین صاحب کہتے ہیں کہ حضرت اقدسؑ مہمانوں کی خاطر تواضع کا بہت خیال رکھتے تھے خود بھی خاص واقفیت اس بارے میں رکھتے تھے غالباً ۱۹۰۲ء میں جب میں قادیان آرہا تھا تو لاہور سے بارش شروع ہوئی۔ بٹالہ میں بھی بارش تھی۔ بارش قادیان موڑ پر بند ہوئی۔ قادیان دارالامان میں ہمیں بک ڈپو میں جگہ دی گئی۔ حضور انور کے حکم سے صبح ناشتہ میں عمدہ حلوہ اور لذیذ کھانا گھر سے آتا تھا۔

حضرت منظور علی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ میرے والد بہت پہلے کے احمدی ہیں ۱۸۹۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے ساتھ قادیان آئے اور بیعت کی۔ میں نے والد صاحب سے پوچھا اُس وقت کا کوئی واقعہ یاد ہے تو کہا ہم آٹھ آدمی تھے۔ دوپہر کا کھانا مسجد مبارک میں کھانے بیٹھے اس میں حضورؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ بھی شامل تھے، دو قسم کا کھانا تھا۔ دونوں میں گوشت تھا۔ مہمانوں میں سے کسی نے عرض کیا کھانے کے ساتھ آم کیسا ہے؟ اتنے میں بٹالہ سے پارسل آیا اور آٹھ ہی آم تھے۔ حضورؑ نے پھانک کر کے سب کے سامنے رکھ دیئے۔

حضرت ذوالفقار علی خانؓ صاحب کہتے تھے کہ جب میں قادیان آتا تھا تو میرے کھانے میں پلاؤ ضرور ہوتا۔ اس پر میں نے پوچھا کہ یہ پلاؤ کیوں ہوتا ہے۔ شیخ حامد علی صاحبؓ نے بتایا کہ حضورؑ نے ہدایت دی تھی کہ تحصیلدار صاحب جب تشریف لائیں پلاؤ تیار کیا جائے۔

حضرت نور احمد خان صاحبؓ کہتے ہیں کہ مجھے جلسہ سالانہ پر آنے کا اتفاق ہوا۔ دوآبہ کے تمام مہمان ایک کمرے میں تھے ہم رات کو قادیان پہنچے۔ نصف رات تک ہمیں کھانا نہ ملا۔ لوگ کھانے کا انتظار کر کے سو گئے۔ رات چند آدمی آئے کہ حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے کہ مہمان بھوکے ہیں انہیں کھانا کھلاؤ۔ ہم سب نے کھانا کھایا۔ کھانا خدا تعالیٰ نے کھلایا تھا۔ اس لئے لوگ تبرک کے طور پر بھی کھانا لے گئے۔

حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوریؓ کہتے ہیں کہ سالانہ جلسہ میں حضورؑ نے فرمایا تھا کہ سب آنے والوں کو ایک ہی قسم کا کھانا کھلایا جائے اسی طرح حضور فرماتے تھے کہ میرا ہر مرید سے خواہ وہ امیر ہو یا غریب، ایک جیسا تعلق ہے۔

حضرت مفتی چراغ دین صاحبؓ کہتے ہیں کہ حضورؑ کو کپورتھلہ کی جماعت سے خاص انس تھا ایک بار احباب جماعت کے لئے آپؑ نے پلاؤ بنایا اس پر پتہ چلا کہ لوگ چلے گئے ہیں حضورؑ نے کھانے کے ساتھ آدمی بٹالہ روانہ کیا اور وہاں پر لوگوں کو کھانا کھلایا۔ میاں غلام حسین صاحبؓ کہتے ہیں کہ حضور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ فقرہ ہمارے لئے آج بھی رہنما ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ مہمانوں کی سہولت کے لئے تمام انتظامات ہوتے ہیں۔

کارکنان کو ہر جگہ پر اللہ تعالیٰ اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین) ☆☆☆

اخبار بدر کی توسیع واشاعت

”سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی مایہ ناز یادگار اخبار بدر قادیان کی توسیع اشاعت کے تعلق سے ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خصوصی ہدایات وارشادات سے نوازا ہے۔ عہدیداران واحباب جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے کہ ہفت روزہ بدر کا مطالعہ اپنے لئے لازم کردیں۔ نیز دوسروں کو بھی مطالعہ کرنے کی تحریک کریں اور اس کا خود بھی خریدار بنیں اور دوسروں کو بھی بنائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت فل ٹائم منیجر بدر کیلئے مکرم مولوی محمد ایوب ساجد صاحب کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ موصوف سے رابطہ کیلئے موبائل فون نمبر نوٹ فرمالیں۔ 09876376441
نمائندگان بدر بھی موصوف سے رابطہ کرکے رپورٹ دیتے رہیں۔ جزاکم اللہ۔ (صدر نگران بورڈ بدر)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان